www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

بیادگار حجۃ الکاملین امام الواصلین امیرِ ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ علی پوری

1965 May

ماہنامہ

انوار الصوفیہ

قصور ۔ ضلع لاہور

مدیر مسئول
غلام رسول گوہر

نگرانِ اعلیٰ
سید اختر حسین شاہ صاحب
علی پوری

سالانہ چندہ
۵/- روپے

فی کاپی
۸ آنے

مقام اشاعت: کوٹ عثمان خاں، قصور

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بفیض روحانی اعلیٰحضرت عظیم البرکت معراج الملت والدین مولانا الحاج الحافظ پیر سید محمد حسین شاہ صاحب قدس سرہ

زیر سرپرستی زبدۃ العارفین شمس الملت مولانا الحاج الحافظ پیر سید نور حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم

زیر نگرانی جناب نسبۃ العارفین معین الملت الحاج الحافظ پیر سید جمیل حسین شاہ صاحب

انجمن خدام الصوفیہ کا

دینی مذہبی شریعت وطریقت کا علمبردار صوفیائے کرام کی جان اور علمائے ملت کا ذوق رسالہ

ماہنامہ

انوار الصوفیہ

قصور

جلد ۵۷ شمارہ ۹

محرم الحرام ۳۸۴ھ

مئی ۱۹۶۵ء

نگران

منبع رشد وہدایت مولانا الحاج پیر سید اختر حسین شاہ صاحب

مدیر ومعاون

مولانا عبد العزیز صاحب مرتضائی قصوری

سالانہ چندہ : ۵ روپے

فی کاپی : ۵۰ نئے پیسے

سرپرست حضرات سے : ۳۰ روپے

معاونین کرام سے : ۲۰ روپے

غلام رسول گوہر ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے لاہور آرٹ پریس سے چھپوا کر
دفتر ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور کوٹ عثمان خاں سے شائع کیا

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

محمد محمود معزوی جماعتی
خلیفہ مجاز شیخ معزالدین طالبی جماعتی
خلیفہ مجاز سائیں محمد حنیف لال بادشاہ مری

انوار الصوفیہ رسائل پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری
نے انجمن خدام الصوفیہ کے زیر اہتمام 1905 کو شروع کروایا تھا
رسالہ انوار الصوفیہ کی 68 جلدیں مہیا کرنے پر
میں جناب محمد محمود صاحب کو مشکور ہوں
جن کی لسٹ مندرجہ بالا ہے (بختیار حسین جماعتی)

1 1960 October
2 1961 July
3 1961 December
4 1962 Feb
5 1962 May
6 1962 October
7 1963 January
8 1963 June
9 1963 September
10 1964 Feb
11 1964 March
12 1965 January
13 1965 May
14 1965 July
15 1966 June
16 1969 Feb
17 1969 December
18 1970 December
19 1971 Feb
20 1971 November
21 1972 May
22 1972 December
23 1973 March
24 1973 March
25 1973 December
26 1975 March
27 1978 Feb
28 1980 July
29 1981 July
30 1982 Feb
31 1982 July
32 1984 April
33 1959 Agust Rizwan
34 1965 March Hanfi
35 1967 April May
36 1968 October November
37 1969 agust
38 1969 March April
39 1970 May June
40 1971 Agust
41 1971 Janu Feb
42 1973 Agust
43 1973 Aril
44 1974 Agust September
45 1975 December
46 1976 March April
47 1979 June july
48 1980 Dec 1981 Janu
49 1980 October NOvember
50 1981 Jantaree
51 1982 1983 Dec Jan
52 1982 March April
53 1982 May June
54 1983 Feb March
55 1983 May June
56 1983 Nov Decemb
57 1984 Jan Feb
58 1984 October Jantare
59 Aaena Khalq e Muhamadi
60 Majmua Hazar Masla

http://ameeremillat.com.pk www.flickr.com/photos/91889703@N07
http://ameer-e-millat.com www.facebook.com/groups/alipurmureeds./
http://www.ameeremillat.com http://vimeo.com/user13885879/videos
http://www.haqwalisarkar.com www.jamaatali.blogspot.com
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009/06/
www.marfat.com www.maktabah.org

علی پور شریف کی ویڈیو YouTube پر دیکھنے کیلئے اس لنک پر کلک کریں
YouTube /bakhtiar2k/videos
علی پور شریف کی کتابیں انٹرنیٹ Scribd پر آن لائن پڑھنے کیلئے اس لنک پر کلک کریں
www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k/uploads
بختیار حسین جماعتی

علی پور شریف کی تصاویر انٹرنیٹ flickr پر دیکھنے کیلئے اس لنک پر کلک کریں
www.flickr.com/photos/34727076@N08/
علی پور شریف کی کتابیں موبائل پر حاصل کرنے کیلئے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں
0323-5551982 بختیار حسین جماعتی

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

فہرست

صدر ایوب کا دورۂ چین	
اسلامی قوانین اور معاشرہ	
تفسیر القرآن	مدیر مسئول
جلوۂ اطراف (نعت)	قمر انصاری
منازلِ ترقی	
آغازِ سالِ نو (نظم)	صوفی عبدالوہاب چشتی
شہیدِ کربلا کی روانگیٔ مدینہ	صاحبزادہ محمد عبدالصبور بیگ
ضیاء باریاں	حضرت شاہ انصاری الہ آبادی
دوست (نظم)	فیاض
محرم اور عاشورہ	
فخرِ غلامی	راز
امتحانِ خلیل	محترمہ عزیزہ فریدی خاتون متعلمہ نارکو
روائے مدینہ	صوفی عبدالوہاب چشتی
سوال و جواب ، منقبت (نظم)	
شریعت میں جزع فزع اور ماتم کرنا حرام ہے۔	مدیر مسئول
صدیقِ اکبر	سید محمد اعزاز الدین دہلوی
خاکِ علی پور اپنا وطن (نظم)	

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

صدر ایوب کا دورہ چین

صدر ایوب کے بحیثیتِ صدر انتخاب کے بعد ان تمام اقوام اور ممالک نے جن کی نظریں پاکستان کے انتخاب پر لگی ہوئی تھیں، صدر ایوب کو مبارکباد کے پیغامات کے ساتھ ساتھ اپنے اپنے ممالک کے خیرسگالی دورے کی دعوتیں بھی دیں۔ صدر ایوب نے ان تمام دعوتوں کو بہ دل وجاں قبول کرتے ہوئے سب سے پہلے چین کا دورہ کرنے کا فیصلہ کیا، جبکہ روس اور امریکہ جیسے بڑے ممالک بھی صدر ایوب کو اس قسم کی دعوت دینے والے ممالک میں شامل تھے، چنانچہ صدر ایوب کی طرف سے دورہ چین کا اعلان نہایت اہمیت اختیار کر گیا کیونکہ چین اس وقت دنیا میں ایک ایسی ابھرتی ہوئی طاقت کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے جو کسی وقت بھی عالمی سیاست کا دھارا پلٹ کر امریکہ اور روس کی جگہ لے سکتا ہے چین کے حالیہ ایٹمی دھماکے نے جہاں اسے ایٹمی طاقتوں کی صف میں لا کھڑا کیا ہے وہاں اس نے تمام دنیا کے مفکرینِ سیاست کے لئے ایک زبردست لمحہ فکریہ پیدا کر دیا ہے اور وہی مدبر جو کل چین کو کوئی حیثیت دینے کے لئے تیار نہ تھے آج شب و روز عالمی سیاست میں اس کے نمایاں کردار پر بڑی سنجیدگی سے غور کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

دنیا کی سب سے بڑی قوم نے صدر پاکستان کا جس والہانہ محبت اور جوشِ عقیدت سے اپنے عظیم ملک میں استقبال کیا، اور جس طرح حکومتِ چین نے صدر ایوب کا سرکاری سطح پر خیر مقدم کیا، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ صدر ایوب کو اس دورے میں اتنی تقریبات میں مدعو کیا گیا اور ان کے اعزاز میں اتنی دعوتیں دی گئیں کہ ایک تقریب میں، انہوں نے اپنے چینی دوستوں کے سامنے بڑی بے تکلفی سے کہہ دیا کہ جب سے میں آپ کے عظیم ملک میں وارد ہوا ہوں یا تو کھانا کھاتا رہا ہوں یا باتیں کرتا رہا ہوں، صدرِ مملکت کے یہ الفاظ ان کے زبردست استقبال پر حرفِ آخر ہیں۔ اسی زبردست استقبال نے ہمارے ہمسایہ ملک بھارت کو اس قدر

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

بوکھلا دیا کہ اس نے صدر ایوب کے دورہ چین کی خبروں کا بلیک آؤٹ کر دیا۔ بھارتی پریس نے بھارت سرکار کے اشارے پر دیدہ دانستہ جو خودکشی کی ہے عالمی رائے عامہ اسے ذہنی دیوالیہ پن سے زیادہ اہمیت نہیں دیتی۔ کیونکہ بھارت کے اس جذبہ حسد اور جوشِ انتقام نے پاکستان یا چین کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا بلکہ اپنے خطرناک عزائم اور ناپاک جذبات کو عالمی رائے عامہ کے سامنے بے نقاب کر دیا ہے۔ اس کے برعکس اس کے ہمسایہ ملک نیپال کے اخبارات نے صدر ایوب کے دورہ چین کا زبردست خیرمقدم کیا ہے، اور پاکستان کی کامیاب خارجہ پالیسی کی تعریف کرتے ہوئے اہالیانِ پاکستان کو مبارکباد کا مستحق ٹھہرایا ہے۔ نیپالی اخبارات نے توقع ظاہر کی ہے کہ صدر ایوب کے اس دورے کی وجہ سے جنوب مشرقی ایشیا میں امن کو استحکام حاصل ہوگا۔

لندن ٹائمز کے نمائندے رچرڈ ہیرس نے بی۔بی۔سی سے صدر ایوب کے دورہ چین پر تبصرہ نشر کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستانی سربراہ کے دورہ عوامی جمہوریہ چین نے دس سال کے بعد پاکستان کی خارجہ پالیسی کو ایک نئے موڑ سے پوری طرح روشناس کر دیا ہے جیسا کہ دس سال سے پاکستانی دفاعی معاہدوں اور دیگر ذرائع سے مکمل طور پر مغرب سے وابستہ رہا ہے اور اگر اس کی مغرب سے وابستگی قائم رہتی تو صدر ایوب کا یہ دورہ چین کبھی

میں نہرو کا طوطی بولتا تھا۔ وہ ایشیا کا قائد تھا اور اس کے ہمسایہ ممالک کے دورے میں تمام دنیا دلچسپی لیتی تھی اس نے مزید کہا کہ "برصغیر ہند و پاک میں آج کل عجیب تبدیلیاں جنم لے رہی ہیں جن میں سے ایک پاکستان کا غیر جانبدار خارجہ پالیسی کی طرف رجحان ہے۔" آنجہانی پنڈت نہرو کی وفات کے بعد بھارت بڑی سرعت سے مغرب کی آغوش میں جا رہا ہے جب کہ اس کے مقابلے میں پاکستان تیزی سے غیر جانبدار خارجہ پالیسی کی شاہراہ پر گامزن ہے رچرڈ ہیرس نے اس بات کا یقین ظاہر کرتے ہوئے کہ پاکستان اقوامِ مغرب سے اپنے تعلقات استوار رکھے گا، کہا کہ اقوام مغرب کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جنوب مشرقی ایشیا میں صورتِ حال بدل چکی ہے اور پنڈت نہرو کے آنجہانی ہونے کے بعد ایشیا کی قیادت بھارت کے ہاتھ سے نکل کر پاکستان کے ہاتھ میں جا چکی ہے۔

"لندن ٹائمز" اپنے اداریے میں صدر ایوب کے دورہ چین کو پاکستان کے لئے مثالی اہمیت قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ یہ دورہ پاکستان کے کسی سربراہ کی طرف سے چین کا پہلا دورہ نہیں۔ اس سے پہلے سابق وزیر اعظم حسین شہید سہروردی مرحوم نے بھی اپنی وزارت عظمیٰ کے دور میں چین کا دورہ کیا تھا تاہم صدر ایوب کا دورہ چین ایک مثالی اہمیت رکھتا ہے اور گذشتہ تین سالوں میں پاکستان کی خارجہ پالیسی میں نمایاں تبدیلی کا مظہر ہے

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اپنے لئے بہترین مقام حاصل کر لیا ہے اور اسے توقع ہے کہ آئندہ الجزائر کانفرنس میں وہ اس صورت حال سے فائدہ اٹھا سکے گا۔

امریکہ عوامی جمہوریہ چین کی الگ حیثیت کو تسلیم نہیں کرتا۔ اسی بنا پر چین آزادی حاصل کرنے کے باوجود ابتک اقوام متحدہ کا رکن نہیں بن سکا۔ امریکہ اور چین کے آپس میں سفارتی تعلقات نہ ہونے کی وجہ سے کوئی امریکی اخبار نے اپنے نمائندوں کو صدر ایوب کے دورے کی تازہ ترین خبریں فراہم کرنے کے لئے عوامی جمہوریہ چین نہ بھیج سکا چنانچہ انہیں زیادہ تر خبر رساں ایجنسیوں اور سنگاپور میں مقیم نامہ نگاروں پر اکتفا کرنا پڑا تاہم امریکی اخبارات نے ہر ممکن ذریعے سے اس دورے کی تفصیلات حاصل کیں اور انہیں شائع کیا۔ دورے کے دور رس نتائج، پاکستان کی خارجہ پالیسی اور اس کے بین الاقوامی سیاست پر اثر کے بارے میں ادارتی نوٹ اور تبصرے سپرد قلم کئے گئے۔ واشنگٹن پوسٹ نے خیال ظاہر کیا ہے کہ صدر ایوب اتنی سیاسی اہمیت اختیار کر چکے ہیں کہ یہ ممکن ہے کہ انہیں ویت نام کے مسئلہ میں مصالحت کنندہ کی حیثیت حاصل ہو جائے چند دیگر امریکی اخبارات نے اس دورے پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے پاکستان کی ایشیائی قیادت حاصل کرنے کی ایک کوشش قرار دیا ہے۔

... نے ایک ...

ہے کہ صدر ایوب یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان بڑی طاقتوں میں اپنی مسلمہ حیثیت کو تسلیم کرا لیں اور جنوب مشرقی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کی اقوام کا لیڈر بن جائیں، اس مقصد کے حصول میں کچھ وقت درکار ہے۔"

نیویارک ٹائمز کے نمائندے مقیم کراچی نے خیال ظاہر کیا ہے کہ صدر ایوب کے بیرونی ممالک کے دوروں کا دور چین سے آغاز کا مقصد افریشیائی اقوام کے سامنے اس امر کا اظہار ہے کہ پاکستان معقول پسندی کا علمبردار ہے اور بڑی طاقتوں کی باہمی کشمکش ختم کرا کر بین الاقوامی امن چاہتا ہے۔"

صدر ایوب کے اس تاریخی دورے کے بارے میں چینی اخبارات نے اپنی مہمان نوازی کا پورا پورا حق ادا کرتے ہوئے صدر ایوب کی آمد پر یادگار ادارتی نوٹ لکھے (صدر ایوب) اور ان کی رفتار کی تصاویر شائع کیں لیکن ان تحریروں سے جس خلوص اور جذبے کی بو آ رہی ہے اس کو صرف مہمان نوازی پر مبنی سمجھ بیٹھنا ہمارے عظیم ہمسایہ ملک اور ہمارے بہترین دوست کے زبردست جذبۂ خیرسگالی اور ہمدردی کی توہین ہوگی۔ مثال کے طور پر چین کے سب سے زیادہ کثیر الاشاعت اخبار پیپلز ڈیلی کے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں:

" پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس کی ثقافتی روایات صدیوں پرانی اور جس کے خون میں نوآبادیاتی نظام کے خلاف جدوجہد ... ہے۔ پاکستان نے بیرونی مداخلت ...

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اسلامی قوانین اور معاشرہ

مختلف اخبارات میں مضامین اور اداریوں کی صورت میں اسلامی قوانین اور تعزیرات کے نفاذ کے بارے میں اظہار خیال کیا گیا ہے۔ ان میں زیادہ زور اس بات پر دیا گیا کہ تعزیرات اسلامی نافذ کرنے سے پہلے بہتر ہوگا کہ جرائم کے اسباب کا سدباب کر لیا جائے۔ بہرحال اس مشورہ میں نفاذ تعزیرات سے انکار کا پہلو نہیں بلکہ طریق کار کا ذکر ہے اس ضمن میں مندرجہ مضمون میں کچھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے سلسلہ میں بعض ایسی تجاویز پیش کی جا رہی ہیں جن کا مقصد اسلامی قوانین کے نفاذ میں تاخیر کرنا ہے۔ ان میں ایک یہ ہے کہ قوانین نافذ کرنے سے پہلے جرائم کے اصل اسباب کا سدباب کیا جائے جن میں فحش لٹریچر، فلمیں، مخرب اخلاق گانے، وغیرہ شامل ہیں۔ ایک دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ ہمارے ملک کی اقتصادی اور معاشرتی حالت انتہائی خراب ہے۔ اس سے جرائم زیادہ ہوتے ہیں۔ اس دلیل میں وزن نہیں ہے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور بعد کے زمانے میں صحابہ کرام کی مالی حالت انتہائی خراب تھی اور اکثر اوقات ان پر فاقہ کشی کی نوبت آ جاتی تھی۔ عموماً ایسا ہوتا تھا کہ لشکر میں صرف ایک ایک کھجور پر گزارا کرنا پڑتا تھا لیکن اس کے باوجود برائی اور گناہ کی طرف وہ مائل نہیں ہوتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں بھی برائیوں کی اصل وجہ فاقہ کشی اور مالی حالت کی کمزوری نہیں بلکہ اس کا سبب طمع، لالچ اور حرص ہے۔ معاشرے کی اقتصادی حالت پر اظہار ترحم کر کے برائیوں کا جواز پیش کرنا صحیح نہیں ہے اور یہ انداز فکر معاشرے کے لئے کسی حد تک نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مرض کی حقیقت کو نہ پہچاننے والا معالج رحم دلی کا ثبوت دیکر مریض کے لئے جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر ملک میں اسلامی قوانین نافذ کر دئے گئے تو شرفاء مشکل میں پھنس جائیں گے اور بدمعاش اور غنڈہ عناصر چوری کا الزام لگا کر ان کے ہاتھ کٹوا دیں گے اور اس قسم کے دیگر جرائم کی وارداتوں میں پھنسا کر ناحق سزائیں دلا دیں گے۔ اس قسم

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

کے اندیشوں کا اظہار کرنے والے اصحاب اسلام کے طرزِ انصاف ہی سے نابلد ہیں کیونکہ اسلام میں گواہ کے اخلاق اور کردار کا خاص خیال رکھا جاتا ہے اور غیر معتبر گواہی پر فیصلے نہیں دیئے جاتے۔ ایسے اصحاب کو سب سے پہلے جرائم کی نوعیت کے بارے میں واقفیت ہونی چاہیئے۔ مثال کے طور پر چوری کیا ہے! چوری ایک مال چرا لے کا نام ہے جسے مالک مال نے بحفاظت رکھا ہو اور چور نے مالک کی غفلت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اسے چرا لیا ہو۔ اس واردات کا فیصلہ سناتے وقت یہ دیکھا جاتا ہے کہ اگر مال کی حفاظت میں کوتاہی کی گئی تو اس کی سزا کیا ہوگی۔ اس کے علاوہ مال کتنا ہے کس قسم کا ہے اور چوری کی نوعیت کیا ہے؟ یعنی چور نے بقدر ضرورت تو یہ مال نہیں چرایا! اس موقعہ پر حاکم یا منصف کو اپنی ذہانت سے کام لیکر یہ دیکھنا ہوگا کہ واقعی ملزم نے جرم کیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات بھی واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ شرعی فیصلوں میں وکیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ عدالت میں خود مدعی اور مدعی علیہ ہی پیش ہوتے ہیں۔ گواہوں کی صداقت کے بارے میں حاکم اپنا اطمینان کر لیتا ہے۔ عدالت کی نوعیت کسی حد تک ملٹری کورٹ کی سی ہوتی ہے۔ اگر ملزم پر عائد شدہ الزام میں ذرا بھی شک پایا جاتا ہو تو سے قرار واقعی سزا نہیں دی جاتی۔ اگر کسی مقدمہ کو چھوٹی عدالت سمجھ نہ سکے تو اسے بڑی عدالت کے سپرد کر دیا جاتا ہے جس کی آزادی بحال ہوتی ہے۔

اسلامی عدالتوں میں حاکم کے کردار اور اخلاق کو سب سے بڑا دخل حاصل ہوتا ہے۔ اس کے تقرر کے وقت اس سے حلف لیا جاتا ہے کہ وہ کسی مقدمہ کا فیصلہ کرتے وقت خوفِ خدا کے سوا کسی چیز کو دل میں جگہ نہ دے گا اور انصاف اسلام اور قرآن کی روشنی میں کریگا

یہاں پر یہ سوال بھی کیا جا سکتا ہے کہ حلف کے وقت حاکم کی نیت کے خالص ہونے کی کیا ضمانت ہے! یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب مشکل ہے۔ کیونکہ نیتوں کے خلوص کے لئے حلف کے سوا کوئی بڑا ہتھیار نہیں اور جو لوگ اسے بھی ناکام بنانے کی کوشش کرتے ہیں انہیں ان لوں میں شمار کرنا ہی غلطی ہے۔ اس لئے خدا کا خوف دلا کر ہی حکام، گواہ، مدعی اور مدعا علیہ پر اعتبار کیا جا سکتا ہے ورنہ اس کے علاوہ ان چاروں فریقوں پر اعتبار کا کوئی پیمانہ نہیں ہے۔

انگریزی قانون میں جو سقم پائے جاتے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ انگریزی طرز کی عدالتوں میں زیادہ تر پیشہ ور گواہ پیش ہوتے ہیں جن سے مجرم خوب فائدہ اٹھاتا ہے اور انصاف کا خون ہوتا ہے۔ اس کا علاج شرعی عدالت میں موجود ہوتا ہے کیونکہ وہاں حاکم گواہ کی شخصیت اور اس کے اخلاق اور کردار کا غور سے مطالعہ کرتا ہے اور اسے پیشِ نظر رکھتے ہوئے مقدمہ کا فیصلہ سناتا ہے۔ اگر ماتحت عدالت کسی مقدمے میں کسی غلط گواہ

(بقیہ صفحہ ۲۹ پر)

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

نعت

تیرے روضے پہ شاہا لگی ہیں آنکھیں
نکل آئیں گی حاضری کی بھی راہیں

ہیں مختار بعد از خدا شاہِ بطحا!
بلالیں درِ پاک پر جس کو چاہیں

درخشاں مہ و مہر ہیں کہکشاں میں
عجب کملی والے کی ہیں جلوہ گاہیں!

مطہر، منور، معطر، معنبر،
مقدس نبی کی مقدس ہیں راہیں!

مقدر پہ ان کے دل و جاں تصدق
وہ بندے شہِ دوسرا جن کو چاہیں!

جو روضے کو دیکھیں جو روضے کو چھو لیں
مبارک وہ آنکھیں مبارک وہ باہیں

زباں پر ہے نامِ نبیِ مکرّم!!!
سوئے بابِ رحمت لگی ہیں نگاہیں!

ادب شرطِ اوّل ہے الفت میں ان کی
نہ واجب ہیں نالے نہ انسب ہیں آہیں!

منور ہیں نورِ رسالت سے انجم
مدینے کی گلیاں مدینے کی راہیں

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

تفسیر القرآن

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝

(ترجمہ) وہ اللہ اور ایمانداروں کو دھوکا دیتے ہیں اور وہ دھوکہ نہیں دیتے مگر اپنی ہی جانوں کو اور وہ سمجھتے نہیں ان کے دلوں میں بیماری ہے پس اللہ نے ان کی بیماری کو زیادہ کیا۔ اور ان کے واسطے دردناک عذاب ہے اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ تم فساد نہ کرو زمین میں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ہی وہ ہیں جو اصلاحی کام کرتے ہیں خبردار! وہی فسادی ہیں لیکن وہ سمجھتے نہیں۔

"ومن الناس" سے لیکر اخیر رکوع تک منافقین کی صفاتِ خبیثہ کو جو ان کو مخلص مسلمانوں سے الگ کرتی ہیں، وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۱) کہ وہ زبان سے تو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں مگر وہ مسلمان ہیں نہیں۔

(۲) اللہ کو اور مسلمانوں کو اظہارِ ایمان سے دھوکا دینا چاہتے ہیں مگر وہ اتنا نہیں جانتے کہ اللہ اور مسلمانوں کو کیا دھوکا دیں گے اپنی جانوں ہی کو دھوکا دے رہے ہیں۔

(۳) ان کے دلوں میں صداقتِ رسول کے متعلق شک کی بیماری ہے اور وہ جوں جوں قرآن نازل ہوتا جا رہا ہے، بڑھتی جا رہی ہے۔

(۴) ایمانداروں کی جانب سے جب ان کو فساد فی الارض سے روکا جاتا ہے تو خلافِ حقیقت اپنے آپ کو اصلاح کرنے والا کہتے ہیں۔

جب تک دل تصدیق نہ کرے صرف زبان سے مسلمان ہونے کا اقرار و اظہار مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں۔

اللہ کو دھوکا دینا ناممکن ہے، اس سے یا تو اس کے ایماندار بندوں کو دھوکا دینا مراد ہے یا یہ مفہوم ہے کہ منافقین اپنے ظن اور گمان میں ایسا ہی سمجھتے تھے۔ دھوکا فریب اس معاملے کو کہتے ہیں جس کا ظاہر نافع اور باطن مضر ہو، جب کوئی شخص اپنے دشمن سے ایسا معاملہ کرتا ہے تو اس کی نافع صورت کو بہت اجاگر کرتا ہے اور اس کے نقصان

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

والی صورت کو چھپاتا ہے۔ اس لحاظ سے دھوکہ اسی کو دیا جاسکتا ہے جو اس ضرر اور نقصان سے جو مخفی ہے مطلع نہ ہو لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینے پر قادر نہیں اگرچہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ کو دھوکا دیتے ہیں، اور نہ ہی مسلمانوں کو دھوکا دے سکتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ذریعہ سے ان کی معاندانہ چالوں پر ان کو آگاہ کردیتا ہے اگرچہ وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ایمانداروں کو دھوکا دیتے ہیں مگر اس اعتبار سے کہ ایمانداروں کو اللہ تعالیٰ نے آگاہ کر دیا ہے اور وہ دھوکا نہیں دیتے مگر اپنے ہی نفسوں کو، اس لئے کہ دھوکا دینے کا وبال ان کی اپنی جانوں پر ہی پڑا اور ان کو اپنے مقصد میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور وہ نہیں جانتے کہ ہماری ان فریب کاریوں سے مسلمانوں کا تو کچھ نہیں بگڑتا، ہمارا ہی کام تباہ ہو رہا ہے۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، آخرت میں کہ وہ آگ ہے یعنے اس میں ہمیشہ جلتے رہیں گے۔

آگ کے ساتھ عذاب دینا اللہ ہی کی شان ہے کہ وہ کفار کو دے گا کسی کے لئے یہاں دنیا میں جائز نہیں کہ کسی مجرم کو آگ میں جلانے کی سزا دے، یہاں تک کہ کیڑے مکوڑے کو بھی پکڑ کر آگ میں جلانا منع ہے۔

جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے اصحاب ان لوگوں کو کہتے ہیں کہ تم توحید و رسالت کا دل سے انکار کرکے اور اسلام اور اس کے پیروکاروں کے خلاف کوئی قدم اٹھا کر خدا کی زمین میں فساد نہ کرو اس لئے کہ اس نے تمہیں اس لئے پیدا نہیں کی کہ تم اس کے خالق کے قانون اور ضابطہ کے خلاف کوئی کام کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو فساد نہیں کرتے ہم ایسے کم عقل اور کوتاہ فہم تھے کہ فساد کو صلاح اور صلاح کو فساد جانتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کا رد فرماتے ہوئے کہا خبردار! وہی مفسد ہیں لیکن اس لئے کہ ان کا قلب جو محل فہم ہے نفاق کی بیماری کا شکار ہے، وہ اپنے قول کے بطلان کو جانتے نہیں ہیں۔

تبصرہ

جامِ عرفاں

مصنفہ مولانا ہمدم صاحب چھانگا مانگا، کون ہے جو حضرت مولانا کے علم وفضل اور کمالِ شاعری کا معترف نہ ہو۔ آپ نے اس سے پیشتر نظم ونثر میں متعدد کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن سے قوم وملت کے اذہان میں درخشانی اور جلا پیدا ہو گئی۔ اب آپ نے مشائخ تصوف وطریقت کے احوال ومناقب میں اپنی نئی اور تازہ تصنیف جامِ عرفاں کے نام سے پیش کی ہے۔ اس میں آپ نے اپنے سلسلہ نقشبندیہ مرتضائیہ کے مشائخ کے احوال کو نظم کی صورت میں نہایت لطیف انداز میں پیش کیا ہے۔ مولانا نے اپنے اس منظوم صحیفہ میں بزرگانِ دین کے ساتھ قلبی عقیدت کا اظہار فرمایا ہے۔ پڑھنے سننے والوں کے لئے یہ کتاب واقعی اسم بامسمّٰی ہے۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

ملنے کا پتہ: مکتبہ ہمدم منڈی چھانگا مانگا ضلع لاہور

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

قمر الصادقی (شجاع آبادی)

جلوہ اطراف

نورِ احمد سے ہوئی روشنی چاروں طرف ! روشنی ہی روشنی چاروں طرف
دیکھتا ہوں یا نبی چاروں طرف ! آپ کی جلوہ گری چاروں طرف
ہو ادھر بھی چشمِ رحمت یا نبی ! شور برپا ہے، یا نبی چاروں طرف
پی کے جامِ شوق رندانِ نبی ! ہیں غریقِ بے خودی چاروں طرف
آپ ہی کے منتظر ہیں حشر میں ! ہر نبی ہر امتی چاروں طرف
خوشبوئے زلفِ نبی بادِ صبا ! پھر رہی ہے بانٹتی چاروں طرف
آپ کے در پر فرشتے صف بہ صف ! سرنگوں ہیں ہر گھڑی چاروں طرف
تذکرہ ہے آپ ہی کا روز و شب ! اے رسولِ ہاشمی چاروں طرف
آپ کی آمد سے بزمِ دہر میں ! شانِ حق ظاہر ہوئی چاروں طرف
صدقۂ زلفِ محمد سے گھٹا ! رحمتوں کی چھا گئی چاروں طرف
اے حبیبِ حق نہیں بعد از خدا ! آپ کا ہمسر کوئی چاروں طرف
اللہ اللہ! آپ کے صدقے سے ہے ! عامِ لطفِ ایزدی چاروں طرف
دیکھتا ہوں میں نگاہِ شوق سے ! جلوۂ حسنِ نبی چاروں طرف
مرحبا! طیبہ کا منظر مرحبا ! ہے فضائے جنتی چاروں طرف
آپ کے روضہ کا منظر ہے شہا ! قابلِ نظارگی چاروں طرف

حسنِ احمد کی جھلک سے یا خدا
ہے قمر کی چاندنی چاروں طرف

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

منازلِ ترقی

لاہور میں کالجوں میں پڑھنے والی لڑکیوں کی اکثریت اپنی سرگرمیوں میں والدین کی مداخلت پسند نہیں کرتی، اور نہ انہیں یہ اچھا لگتا ہے کہ ان کے والدین بار بار انہیں مذہبی فرائض کی بجا آوری کی تلقین کرتے رہیں۔ ویسٹ پاکستان چلڈرن ریڈ سوسائٹی نے خال ہی میں جو سروے کیا تھا اس کے نتیجہ میں لڑکیوں کا یہ رجحان معلوم ہوا۔ لاہور کالج برائے خواتین کینرڈ کالج، کالج آف ہوم اینڈ سوشل سائنس فاطمہ جناح میڈیکل کالج اور اسلامیہ کالج برائے خواتین کی طالبات میں سوسائٹی نے ایک سوالنامہ تقسیم کرایا تھا، اس کے جواب میں طالبات نے جو کچھ لکھا وہ دلچسپ بھی ہے اور ہمارے سماج کو غور و فکر کی دعوت بھی دیتا ہے۔ تقریباً نوے فیصد لڑکیوں نے یہ بیان کیا کہ وہ فیشن ایبل بننا چاہتی ہیں اور اپنے والدین کی نگرانی اور روک ٹوک قطعی پسند نہیں کرتیں۔ ان لڑکیوں کا کہنا تھا کہ ہم سے یہ نہیں ہوتا کہ لباس کے معاملہ میں بھی والدین کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھتی پھریں۔

ساٹھ فیصد سے زائد لڑکیوں نے قدیم روایات اور اقدار سے انحراف کے حق میں رائے دی۔ تقریباً ۷۶ فیصد لڑکیوں نے یہ کہا کہ مذہبی فرائض کی ادائیگی کے لئے انہیں والدین کا اصرار پسند نہیں اور نہ ہی وہ مذہبی اصولوں پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی قائل ہیں۔ تین سو میں سے ۱۷۸ لڑکیوں نے والدین کی پسند کی شادی کے حق میں رائے دی اور سو لڑکیاں اپنی پسند کی شادی پر مصر تھیں۔ اسی فیصدی لڑکیوں نے کم عمری میں اور اپنے ہی خاندان میں شادی پر زور دیا۔ ۹۰ فی فیصدی لڑکیاں خود روزی کمانے کے حق میں تھیں، چند ہی لڑکیوں نے یہ لکھا کہ عورت کی صحیح جگہ اس کا گھر ہے۔ ۴۴ فیصد لڑکیوں نے جہیز کے خلاف رائے دی۔ بہت سی لڑکیوں کی یہ خواہش تھی کہ وہ شادی کے بعد شوہر پر بوجھ نہ بنیں اور خود روزی کمائیں۔ بیشتر لڑکیوں نے یہ رائے دی کہ ان کے نزدیک شوہر کی جسمانی وجاہت ضروری نہیں۔ شرافت اور نیک نفسی ہونی چاہئے شوہر کی دیگر خصوصیات پر انہوں نے شرافت کو مقدم رکھا۔ اس کے بعد دوسری خصوصیت شوہر کی سماجی حیثیت اور پھر اس کے اظہارِ محبت میں خلوص کو ضروری سمجھا۔ بیشتر لڑکیوں نے اچھے شوہر کی خوبیاں یہ بیان کیں، تعلیم یافتہ خوبرو، ذہین اور تندرست۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

آپ سمجھے بھی یہ انگلستان یا امریکہ کا ذکر نہیں پاکستان کا ذکر خیر ہے، غیر مسلم لڑکیوں کا نہیں، اپنی بہن بیٹیوں کا تذکرہ ہے۔ ابھی بہت دن نہیں گذرے مسلمانوں کے سامنے انگریزی کا سوال تھا جس کے دامن میں سرکاری ملازمتوں کی منفعت تھی اور جس کے نتائج میں اسلام سے دوری اور مہجوری۔ بہر کیف قوم کی خیرہ آنکھوں نے ملازمتوں کی دوڑ میں شریک ہونا منظور کیا اور جو عواقب سے ڈرا رہے تھے ان کی بات اَن سُنی کر دی۔ پھر سوال لڑکیوں کی تعلیم کا پیش ہوا جس وقت لڑکوں کی انگریزی تعلیم کا سوال اٹھا تھا تو لڑکیوں کو اس بناء پر چھوڑ دیا گیا تھا کہ لڑکے تو ضرورتِ ملازمت کی وجہ سے انگریزی تعلیم حاصل کرنے پر مجبور رہیں لڑکیوں کو تو معمولی نوشت و خواند سے واقف ہونا کافی ہے۔ وہ دَور بھی گذر گیا۔ پھر تعلیم یافتہ لڑکوں نے بیویوں کی بجائے رفقائے حیات کی تلاش شروع کر دی اور لڑکیوں کے والدین کو مجبوراً اسی تعلیم میں جھونک دینا پڑا۔ طلب و مانگ کا معاملہ تھا اور مسلمانوں نے بل تؤثرون الحیوٰۃ الدنیا پر عمل کرتے ہوئے دین پر دنیا کو ترجیح دی جیسا کہ اس سے پہلے لڑکوں کے معاملہ میں ہو چکا تھا۔

پھر آزادی کا دور آیا جو خاندانوں کی خصوصیتوں اور روایتوں کو بہا کرلے جا رہا ہے۔ اب لڑکیوں بلکہ لڑکوں کے والدین کو فکر ہے تو کسب معاش کی، اقتصادی آزادی کی اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ اگر خاوند کی موت واقع ہو جائے یا طلاق تک نوبت پہنچے تو لڑکی کسی کی محتاج نہ ہو بلکہ خاوند کی زندگی میں بھی اس کے دباؤ میں نہ رہے اسی بات کو اس طرح بھی ادا کیا جاتا ہے کہ معیشت کی گاڑی کو دونوں پہیئے مل کر کھینچیں، اس طرح معیارِ زندگی بلند سے بلند تر ہو جائے۔

اے غیور مسلمانوں کی نسل! اے باعصمت ماؤں کی اولاد! تم کو دنیا میں حافظِ ناموس زن بنا کر بھیجا گیا تھا۔ تم نے نہ صرف اسلام کے اقدار کو عام کیا بلکہ تمہارے دیکھا دیکھی کفار نے بھی تمہاری نقل کی اور عورتوں کی عصمتیں محفوظ ہو گئیں۔ تم نے عورت کو گھر کی ملکہ بنا دیا اور اس کو ہر ذلت اور سختی کے کام سے محفوظ رکھا۔ لیکن اب تمہیں کیا ہوا کہ دنیوی منفعت کی خاطر تم نے اسلام کی ایک ایک قدر کو قربان کر دیا۔

اگر سمجھتے ہو کہ آخرت کی جزا و سزا دور ہے تو اتنا تو سوچ سکتے ہو کہ جن ملکوں نے اس تہذیب کو اپنایا اور جن کی تم تقلید کر رہے ہو، وہاں سوسائٹی کا کیا حال ہوا اور وہاں منزلی زندگی کس قدر خوشگوار یا سوگوار ہے۔ دور کے ڈھول سہانے ضرور ہوتے ہیں لیکن اس ڈھول کا پول کچھ عرصہ ہوا کھل چکا ہے۔ اگر تم خوش فہمی میں مبتلا ہو تو ایک معتبر وفد یورپ اور امریکہ بھیج کر اطمینان کر لو کہ خیر و فلاح کی وہ راہ ہے جس پر یہ لوگ گامزن ہیں یا وہ راہ تھی جس کو چھوڑ کر تم بھٹکتے پھرتے ہو۔

وہاں سامانِ راحت تو ہر قسم کا ملے گا مگر تم راحت کو مفقود پاؤ گے وہاں ظاہری رکھ رکھاؤ کے نیچے زندگی کی وہ تلخیاں دیکھو گے جس کا تمہیں وہم و گمان بھی نہیں

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

سنو سنو ذرا اس شخص کا تصور کرو جو بیوی اور بچوں کی خاطر خون پسینہ ایک کرتا ہے اور پھر اس کی بیوی اس کا گھر تباہ کر کے دوسرا گھر آباد کر لیتی ہے۔ یا اس کا تصور کرو جو بیوی سے لا انتہا محبت کرتا ہے اور پھر اس کا ثمرہ ایک بچہ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ اغلباً یہ اس کے نطفہ سے نہیں، اس کا گوشت و پوست نہیں۔ یہ تو دو مثالیں ہیں، تم چاہو تو ہزاروں اس قسم کی تلخیاں گنوا سکو گے۔

سنو! تم نے اب تک یہ فیصلہ ہی نہیں کیا کہ عورتوں کا دائرۂ عمل گھر کی چہار دیواری ہے یا مردوں کے دوش بدوش ہر چیز ان کے لئے ہی ہونا چاہئے۔ تمہارے مردو بے کار رہیں اگر تم چاہتے ہو کہ اس تعداد کو دوگنا کرو تو شوق سے کرو، جو نتائج ہوں گے وہ تمہارے سامنے آجائیں گے۔ تم نے عورت کو ہر ہوسناک نگاہ سے بچا کر گھر کی ملکہ بنایا تھا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ ہر دکان، دفتر اور ہر چھوٹے بڑے کام میں اس کو ارزاں کرو تو تمہیں اختیار ہے۔ اگر اس کے نتیجہ میں گھریلو زندگی تباہ ہوتی ہے، اگر عورتیں تمہارے اختیار سے نکل کر جذبات کے دریا میں بہہ جاتی ہیں تو اس کی ذمہ داری صرف تم پر اور تمہاری کج عقلی پر ہوگی۔

تم طالب تھے اور عورت مطلوب تھی۔ اب تم اس کو ارزاں کر کے اس کو طالب بنا رہے ہو۔ دیکھو دیکھو اگر عورت طالب ہو گئی اور تم مطلوب بن گئے تو اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟

تمہارے سامنے تاریخ کے اوراق کھلے ہوتے ہیں تم ایک ایک دور ایک ایک تہذیب کی تاریخ دیکھ جاؤ۔ کیا ہر قوم کا تباہی پر منتج ہونے والا دور عورتوں کے اقتدار کا دور نہیں تھا؟

میں یہ نہیں کہتا کہ عورتوں کو اعلیٰ تعلیم نہ دو۔ ہم نے تو باندیوں کو وہ تعلیم دی تھی کہ ایک ایک باندی ایک ایک لاکھ روپے میں فروخت ہوتی تھی۔ تعلیم سے بیر نہیں، بیر ہے تو اس طریقۂ تعلیم سے اور اس تخیل سے کہ عورتوں کو گھر کی چار دیواری چھوڑ کر ہر پیشہ اور فن میں گھس جانا چاہئے۔

مسلمانو! تمہارے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ اگر اب بھی قوم نہ چونکی تو یاد رکھو تم اس دہارے پر جا رہے ہو جہاں نہ صرف آخرت کا خسران ہے بلکہ دنیوی بربادی بھی۔ اگر اس خبر کو پڑھ کر تم نے سنبھلنے کی کوشش نہ کی تو پھر اس سے بدتر خبریں سننے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین

(بقیہ) کے خلاف زبردست جد و جہد کی ہے۔ صدر ایوب کے دور اقتدار میں پاکستان نے بیرونی دھمکیوں کو ٹھکرانے کا ریکارڈ قائم کر دیا ہے"۔ صدر ایوب کے دورۂ چین نے جیسا کہ عالمی پریس نے رائے ظاہر کی ہے نہ صرف دونوں ممالک کے دوستی، محبت اور رشتۂ یگانگت کو مضبوط کیا ہے بلکہ پاکستان کے وقار کو افریشیائی اقوام اور بین الاقوامی حلقوں میں بلند تر کر دیا ہے۔ اس دورے نے دنیا پر اس امر کو واضح کر دیا ہے کہ پاکستان بین الاقوامی امن کا علمبردار ہے یہی اس کی خارجہ پالیسی کا محور ہے اور یہی جذبہ اسکی دوستی اور دشمنی کے نظریات کی اساس ہے۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

صوفی عبدالوہاب چشتی

آغازِ سالِ نو

ہے تذکرہ نیا نئی گفت و شنید ہے
امروز روزِ اول سالِ جدید ہے

آغازِ صبحِ ماہِ محرم ہے آج سے
یہ روزِ نو ہے نحس، کہ روزِ سعید ہے

پہلا یہ دن شہادتِ فاروق کا ہے دن
جو نائبِ رسولِ خدائے مجید ہے

فاروق کا معظم و اعظم وہ ہے وجود
جو تاج کائنات کا دُرِّ فرید ہے

ہے سالِ نو کا عشرۂ اول وہ حشر خیز
بدنام جس سے دہر میں اب تک یزید ہے

سبطِ رسول لختِ دلِ فاطمہ حسین
لب تشنہ مبتلائے بلائے شدید ہے

بے گور و کفن ہیں شہیدانِ کربلا
مقتول کاروانِ امامِ شہید ہے

کوفہ ہے خونِ اہلِ شہادت سے مستفید
ہے کربلا یہاں تو سرِ شام عید ہے

اہلِ نظر سے پوچھئے ہیں سرخرو حسین
مرگِ یزید ہے کہ یہ فتحِ یزید ہے

کھلتے ہیں راز دینِ الٰہی کے قلب پر
یادِ حسین فکر و نظر کی کلید ہے

زاھد کے لب پہ کیوں نہ ہو مدحت حسین کی
ان کی نگاہِ ناز سے دل مستفید ہے

یہ سالِ نو بخیرِ الٰہی تمام ہو
اسلام دوست امتِ خیر الانام ہو

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

صاحبزادہ محمد عبدالصبور بیگ منشور ہزاروی

شہیدِ کربلا کی روانگی مدینہ

تختِ حکومت پر قدم رکھتے ہی یزید کو سب سے پہلے یہ فکر لاحق ہوئی کہ جن لوگوں نے اب تک مجھے امیر تسلیم نہیں کیا، فرصتِ اولین میں ان سے حلفِ وفاداری لینا چاہئے۔ دنیائے اسلام میں اس وقت چند ہی بزرگ شخصیتیں ایسی تھیں جو مرجعِ خلائق سمجھی جاتی تھیں۔ ان میں سے بزرگ ترین شخصیت نواسۂ رسول حضرت امام حسین (علیٰ جدہ وعلیہ السلام) کی تھی۔ چنانچہ یزید نے مدینہ طیبہ کے گورنر ولید بن عتبہ کو لکھا کہ امیر المؤمنین کا انتقال ہو چکا ہے اس لئے تم حضرت حسین سے فوراً میری بیعت لو۔ اگر وہ نہ مانیں تو جبر و تشدد سے کام لو۔ حاکم مدینہ نے امام حسین کو قصرِ حکومت میں بلایا اور یزید کا حکم سنایا۔ حضرت امام حسین نے فرمایا کہ ولید! میں یزید کو خلیفۂ رسول تسلیم نہیں کرتا۔ اس کی بیعت خلفائے راشدین کے اسلامی طریقۂ انتخاب کے خلاف اور غیر شرعی ہے اس لئے میں اسلام میں قیصر و کسریٰ طرز کے پہلے نفس پرست اور فاسق بادشاہ سے وفاداری کا عہد کیونکر کر سکتا ہوں؟ ہاں جب تم بیعت کے لئے عام لوگوں کو جمع کرو گے میں بھی آجاؤں گا اور امّتِ عامہ جو فیصلہ کرے گی مجھے بھی کوئی عذر نہ ہو گا۔

ولید نرم خو اور صلح پسند حاکم تھا۔ امام عالی مقام کی گفتگو سے متأثر ہوا اور رضامند ہو گیا کہ آپ کو ایک دن کی مہلت دی جاتی ہے کہ آپ اس اہم مسئلہ پر غور فرمالیں۔

حضرت امام حسین (علیٰ جدہ وعلیہ السلام) کو یقین ہو گیا کہ اب مدینہ میں قیام کتنا دشوار ہے چنانچہ آپ نے مکہ معظمہ جانے کا ارادہ کر لیا، رات کو حضرت سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے اور لرزتی ہوئی آواز میں عرض کیا:

"نانا جان! اس وقت کے سناٹے اور غضب کی تاریکی میں آپ کا "حسین" آپ کے پاس آیا ہے۔ میرا دل بے چین ہے، بےقرار ہے، میری غمگینی اور دردمندی کا کوئی پوچھنے والا نہیں۔ دنیا اس وقت محوِ استراحت ہے لیکن "حسین" کے لئے آرام نہیں، آنکھوں کی اشکباری اور دل کی بےقراری کے ساتھ آپ کے پاس آیا ہوں۔ میری آنکھوں میں نیند نہیں مگر آنسوؤں کے بوجھ

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

سے جھکی ہوئی ہیں، لب پر فغاں نہیں مگر سوزِ غم سے دل آتشدان بنا ہوا ہے۔ اب کون ہے جسے اپنا سناؤں اور کون ہے جسے پکاروں؟ اچھا حضور! آج آپ کا حسین آپ سے بچھڑ رہا ہے۔ کیا خبر دوبارہ یہ روضہ دیکھنا نصیب ہو یا نہ ہو۔ میں نے عہد کیا تھا کہ زندگی کے آخری لمحہ تک روضۂ اقدس پر حاضر رہوں گا لیکن آہ! جفاء کار ظالم مجھے پریشان کر رہا ہے، میرا اب یہاں رہنا دشوار ہے ؎

ہاں نگاہِ غور سے دیکھ اے گروہِ مومنین
جا رہا کربلا خیر البشر کا جانشین
آسماں ہے لرزہ براندام، جنبش میں زمیں
فرق پر ہے سایہ افگن شہپرِ روح الامیں
اے شگوفوا السلام اے خفتہ گلیو الوداع
اے مدینے کی نظر افروز گلیو الوداع

دوسرے روز آپ مع اہل و عیال مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے اور شعبِ علی میں قیام پذیر ہوئے مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران کوفہ والوں کے متعدد خطوط موصول ہوئے کہ آپ جلد تشریف لے آئیو، سب لوگ آپ کے منتظر ہیں اور آپ کے سوا کسی کی امامت تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں"

آخری خط میں لکھا تھا:

"اگر آپ نہ آئے تو قیامت کے دن ہم خدا کے سامنے کہیں گے کہ امام نے ہماری رہنمائی اور ہدایت سے رو گردانی کی!!

کافی غور و فکر کے بعد آخر امام حسین کو کوفہ والوں کی دعوت منظور کرنا ہی پڑی اور آپ نے اپنے جانے سے پہلے اپنے بھائی مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا کہ کوفہ جا کر وہاں کا حال دیکھیں اور پھر انہیں وہاں کے سیاسی نشیب و فراز سے مطلع کریں۔ حضرت مسلم گئے اور جب دیکھا کہ کوفہ کے حالات امید افزا ہیں اور یہاں کی پوری دنیا حضرت امام کے لئے چشم براہ ہے تو آپ نے حضرت امام حسین (علیٰ جدہ وعلیہ السلام) کو لکھا کہ آپ تشریف لے آئیں، حالات تسلی بخش ہیں

۸ ذی الحجہ ۶۰ھ کو جبکہ دنیائے اسلام کے مسلمان مکہ معظمہ میں داخل ہو رہے تھے تو امام حسین اپنے اہل و عیال کو لئے ہوئے عراق کی طرف گام فرسا تھے۔ کئی دن سفر کرنے کے بعد اس سرزمین پر پہنچ گئے جو دیوانِ قضاء میں آپ کی شہادت کے لئے مقرر ہو چکی تھی۔ گو راستہ میں حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت اور اہل کوفہ کے برگشتہ ہونے کی خبر سن چکے تھے مگر آزمائش و امتحان کی حقیقت معلوم تھی اس لئے عزم و استقلال سے بڑھتے گئے۔

کرب و بلا

جس کے خار و خس میں ہے خوشبوئے آلِ بوتراب
کربلا تاریخ عالم میں نہیں تیرا جواب
رفعتیں جھکتی ہیں جس کی گنبدِ افلاک پر
عرش کا سایہ پڑے اس کربلا کی خاک پر

۳ محرم الحرام ۶۱ھ کو قدسیوں کا یہ قافلہ دشتِ کرب و بلا میں خیمہ زن ہوا۔ ابن سعد بھی اپنے لشکر کے ساتھ ۳ محرم کو کربلا میں پہنچا۔ مرکز حکومت سے ۷ محرم، محرم کو ابن زیاد کا حکم آیا کہ دریائے فرات پر پہرہ لگا دیا جائے تاکہ حسین اور اس کے ساتھی پانی نہ پی سکیں، جس طرح تین دن کی، مظلوم خلیفہ عثمان رضی

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے پانی بند کیا گیا تھا، یہ بات صحیح روایت سے ثابت ہے کہ ساتویں محرم سے دسویں محرم تک اہلِ بیتِ کرام بھوکے رہے اور کسی نے ان پر رحم نہ کیا۔ جب تک حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ تھے جان پر کھیل کر پانی لے آتے تھے لیکن ان کے بعد ساقیٔ کوثر کے نواسہ کو کوئی پانی دینے والا بھی باقی نہ تھا۔

اللہ! اللہ! یہ بھی انقلابِ زمانہ کا کیسا عجیب اور عبرتناک منظر ہے کہ یہ تشنہ لب مجاہد اسی رحمتِ عالم کا نواسہ ہے کہ جب عرب میں خشک سالی ہوئی تھی، فصلیں تباہ ہونے لگی تھیں اور اللہ کی مخلوق بھوکوں مرنے لگی تھی تو رسولِ خدا اور دینِ اسلام کے سب سے بڑے دشمن ابوسفیان دربارِ رسالت میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوتے تھے اور بڑی انکساری سے کہتے تھے "محمد" صلے اللہ علیہ وسلم تم صلہ رحمی کی تعلیم دیتے ہو، دیکھو تمہاری قوم خشک سالی سے ہلاک ہوئی جاتی ہے، اپنے اللہ سے بارش کی دعا کرو۔ رحمۃ للعٰلمین اپنے سب سے بڑے دشمن کی اس عاجزانہ درخواست پر بارش کے لئے دعا فرماتے تھے۔ ادھر فرش پر زبانِ نبوت پر دعائیہ کلمات ہوتے تھے، اور ادھر دفعۃً آسمان پر بادل اٹھتا تھا اور مسلسل اس شدت کی بارش ہوتی تھی کہ کائنات کا ذرہ ذرہ سیراب ہوجاتا تھا ؎

فقط اشارے سے سب کی نجات ہو کے رہی
نبی کے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

آج ٹھیک باون برس کے بعد زمانہ کا رخ بدلتا ہے اور اسی رحمتِ عالم اور دوست و دشمن کو سیراب کرنے والے کا نواسہ اور اس کے معصوم بچے ایک قطرہ پانی کے لئے ترستے ہیں، اور انہیں حضرت ابوسفیان کی ذریات (ابنِ زیاد) کے حکم سے پانی کی ایک بوند ان کے خشک حلق میں نہیں ٹپکنے پاتی ہے۔ نگاہِ آفتاب نے عالم کا اتنا دردناک منظر کاہے کو دیکھا ہوگا کہ سامنے دریائے فرات کا پانی آسمان کے جگر ایسا موجزن ہے اور جنگل کے وحوش و طیور تک کو پانی پینے کی اجازت ہے مگر جگر گوشۂ رسول، حیدرِ کرار کا لختِ جگر اور فاطمۃ الزہرا کا نورِ نظر حضرت حسین اور اہلِ بیت کے ننھے ننھے معصوم بچے پانی کا ایک قطرہ نہیں پی سکتے۔

اللہ اکبر! تاجدارِ انا اعطینٰک الکوثر کا نواسہ اور یوں تشنہ لب ؎

تفو بر تو اے چرخِ گرداں تفو

چھ دن تک دونوں طرف سے مفاہمت کی کوششیں ہوتی رہیں مگر امن و سلامتی کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ ۹ محرم کو ابنِ سعد نے پیغام بھیجا:

"حسین! یا تو یزید کی بیعت کرو یا جنگ کے لئے تیار ہوجاؤ"!

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے یہ رات آنکھوں میں کاٹی، تمام رات طاعتِ حق میں مصروف رہے۔ دعاؤ استغفار اور نماز و تلاوت کی آوازیں ہر خیمہ سے بلند ہو رہی تھیں۔

شہادتِ عظمیٰ

عاشورا کا قیامت خیز دن اپنی پوری خوں آشامیوں کے ساتھ طلوع ہوا اور وہ صبحِ قیامت آگئی جس کی المناکی پر جن و انس سے لیکر قدسی و ملائک تک ماتم کناں ہیں۔ ایک طرف بہتر جانثاروں کی غیر مسلح مختصر جماعت تھی اور دوسری طرف عظیم الشان لشکرِ جرار جو

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ہر طرح کے ساز و سامان سے مسلح ہو چکا تھا۔ جنگ سے پہلے حضرت امام حسین نے اتمام حجت کے طور پر کوفیوں کے سامنے یہ تقریر فرمائی:

لوگو! تم میرے نسب پر غور کرو، دیکھو کہ میں کون ہوں، تم سوچو کیا تمہیں میرا قتل اور میری توہین زیب دیتی ہے! کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں ہوں؟

تمہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس وقت پوری کائنات میں میرے سوا کسی نبی کی بیٹی کا کوئی بیٹا موجود نہیں ہے تو پھر تم مجھے اس لئے ہلاک کرنا چاہتے ہو کہ میں تمہارے نبی کا نواسہ ہوں! کیا میرے اور میرے بھائی کے متعلق سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ "یہ دونوں جوانانِ جنت کے سردار ہوں گے" اگر یہ میرا بیان سچا ہے تو بتاؤ کیا تمہیں ننگی تلواروں اور نیزوں سے میرا استقبال کرنا چاہیئے؟"

آپ کے ان ارشادات کا صرف ایک سعید روح پر اثر ہوا اور وہ تھے حضرتِ حرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ یزیدی لشکر کا ساتھ چھوڑ کر "حسینی" لشکر میں شامل ہو گئے۔ اس پر ابن سعد علم لیکر آگے بڑھا اور پہلا تیر چلا کر اعلانِ جنگ کر دیا۔

اس اعلان پر دونوں طرف سے آدمی نکل نکل کر دادِ شجاعت دینے لگے، تلواریں چلنے لگیں، نیزے بلند ہوئے اور سر و بازو کٹ کٹ کر گرنے لگے، دسویں تاریخ زوال تک خون ریز لڑائی ہوتی رہی اور حق و صداقت کے پرستار جامِ شہادت نوش کرتے رہے۔ جب سارے فدایانِ اہلِ بیت ایک ایک کر کے جامِ شہادت پی چکے تو اہلِ بیتِ کرام کی باری آئی اور سب سے اول خاندانِ نبوت کا تابندہ اختر علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ رجز پڑھتے ہوئے میدان میں آئے:

انا علی بن حسین بن علی

"میں علی کا بیٹا اور حسین کا پوتا ہوں"

ورب الکعبۃ اولی بالنبی

"خانہ کعبہ کے رب کی قسم ہم نبی کے قرب کے زیادہ حقدار ہیں"

تاللہ لا یحکم فینا ابن الدعی

"خدا کی قسم نامعلوم باپ کا بیٹا ہم پر حکومت نہ کر سکیگا۔"

آپ نے پیہم حملے کئے اور بہتوں کو مار گرایا مگر تنہا اور بھوک کے پیاسے کب تک لڑتے آخر ایک آزمودہ کار شقی ازلی نے تاک کر ایسا نیزا مارا کہ جسم اطہر میں پیوست ہو گیا۔ جب گھوڑے سے گرنے لگے تو وا ابتاہ کہکر مظلوم باپ کو آواز دی۔ حضرت امام نے بیٹے کی آواز کو سنا اور دوڑ کر لاش پر پہنچے، روح و تن میں کشمکش ہو رہی تھی اور شباب خاک پر ایڑیاں رگڑ رہا تھا

علی اکبر صورت و سیرت اور گفتار و رفتار میں حضور علیہ السلام کے سب سے زیادہ مشابہ تھے، حضرت امام جب حضور علیہ السلام کی زیارت کے مشتاق ہوتے تھے تو علی اکبر کے چہرہ پر نظر ڈال لیتے تھے اس لئے آپ پر اس موت کا بے حد اثر ہوا

جاں نثار پھوپھی خیمہ کے سوراخ سے یہ قیامت خیز نظارہ دیکھ رہی تھیں، بیتاب ہو گئیں اور یارائے ضبط باقی نہ رہا، بے اختیار خیمہ سے باہر نکل آئیں اور علی اکبر کی لاش پر گر پڑیں۔ حضرت امام نے دکھیاری بہن کا ہاتھ پکڑ کر خیمہ کے اندر بھیجا اور فرمایا کہ ابھی حسین زندہ ہے اور خاندانِ نبوت کی عفت پناہ خواتین کے بے پردہ ہونے کی قیامت خیز گھڑی نہیں آئی۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ستم رسیدہ حسین کیلئے یہ بھی بیکسی اور بے چینی کا عجیب عالم تھا اور اس بیکسی کی فضا میں آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر کہا ــــ "خدایا آج تیرے ایک وفادار بندے نے تیری راہ میں اپنی سب سے بڑی نذر پیش کر کے سنّتِ ابراہیمی پوری کی ہے تو اسے قبول فرما (ابن اثیر)۔

سب یار و انصار اور عزیز و اقارب شہید ہو گئے اب حسینؓ بالکل یکہ و تنہا تھے جس کے نانا کے گھر کی پاسبانی ملائکہ کرتے تھے آج اس کا نواسہ بے برگ و نوا بے یار و مددگار کربلا کے دشتِ غربت میں کھڑا ہے اور خدا کے علاوہ اس کا کوئی حافظ ناصر نہیں۔ ابن زیاد کے سپاہیوں کی خون آشام تلواریں نوجوانانِ اہلِ بیت کا خون پی کر بھی سیر نہیں ہوئیں اور حضرت امام حسین کے خون کی پیاس میں زبان چاٹتی ہیں جب حضرت امام کے پاس کوئی ایسا فدیہ نہ رہا جس کو وہ راہِ خدا میں نثار کرتے تو خود اپنی جان عزیز کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے میدان میں آ گئے۔ علی اکبر کے غم میں آنکھوں نے جواب دیدیا تھا۔ عباس کے ماتم نے کمر خمیدہ کر دی تھی اور قاسم بن حسن کی موت سے رہی سہی قوت بھی رخصت ہو گئی تھی مگر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دودھ کی تاثیر اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خون کا یہ اثر تھا کہ مرتے دم تک دنیا پر رعب قائم رہا۔ تاریخ شاہد ہے کہ مجبور، ملول حسین ایسے وقت میں بھی جب انسانوں کے ہوش و حواس ٹھیک نہیں رہتے بہادری کا مجسمہ اور شجاعت کا مرقع ثابت ہوا ذوالفقارِ علیؓ میدان میں چل رہی تھی۔ یکا یک خیمہ سے دردناک آواز آئی آپ خیمہ میں تشریف لے گئے دیکھا معصوم علی اصغر زندگی کے آخری سانس پورے کر رہا ہے۔ ماں کی ممتا سے مجبور ہو کر، علی اصغر کو گود میں لیکر سنگدلوں کے سامنے آئے اور فرمایا: "گو تیرا میں باغی ہی سہی مگر اس معصوم بچے نے تمہارا کیا بگاڑا ہے! پیاس کی شدت سے نیم جاں ہے کم از کم اس کو ایک گھونٹ دے دو تاکہ اس کی جان بچ جائے اس کا جواب پانی کے چند قطروں کی بجائے زبانِ تیر سے دیا گیا

ایک لعین ازلی نے ایسا تیر مارا کہ معصوم باپ کی شفقت بھری گود میں تڑپ تڑپ کر ہمیشہ کیلئے خاموش ہو گیا۔ لاش خیمہ میں پہنچا کر باطل کی طاغوتی طاقت سے آخری بار نبرد آزما ہو گئے۔ ذوالفقار حیدری کا جوش و خروش دیکھ کر شمرِ لعین نے سپاہیوں کو للکارا۔ شامی حسین پر ٹوٹ پڑے۔ پیہم تلواروں، نیزوں اور تیروں کے زخموں نے حضرت امام حسین کو نڈھال کر دیا۔ اعضا جواب دے گئے یہاں تک کہ زمین تھرائی اور آسمان کانپا اور کائنات میں ہلچل مچ گئی کہ نبی کا نواسہ گھوڑے سے زمین پر گر پڑا۔ دیر تک حضرت امام زمین پر زخمی پڑے رہے مگر جگر گوشۂ رسول کے خون کا بارِ عظیم کوئی شخص اپنے سر نہ لینا چاہتا تھا۔ بڑھتے تھے لیکن جرأت نہ پڑتی تھی، ضمیر ملامت کرتا تھا آخر ابنِ شریک کی تلوار سنان کا نیزہ اور شمرِ لعین کا خنجر کام کر گیا۔ بدن زخموں سے لالہ زار تھا روح ملأ اعلیٰ کیلئے بے چین و بیقرار تھی۔ سنان بن انس نے اس سر کو جو بوسہ گاہِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھا جسم پاک سے جدا کر دیا اور ۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ مطابق ستمبر سنہ ۶۸۱ء میں خانوادۂ نبی کا آفتاب ارشاد و ہدایت ہمیشہ کے لئے روپوش ہو گیا اور دنیا بسالت و شجاعت اور صبر کی اس چلتی پھرتی تصویر اور صداقت و امامت کی اس پُرعظمت روح سے خالی ہو گئی

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

تو اور سرِ خاک میرے گیسوؤں والے
یہ دل یہ بلائیں، یہ زباں اور یہ چھالے
اس پیاس میں گردن پہ چھری ہم پہ یہ چھالے
افسوس ہے اے فاطمہ کے ناز کے پالے

عبرت کا وہ منظر ہے کہ خود ظلم خجل ہے
یہ لاش نہیں خاک پہ اسلام کا دل ہے

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

از حضرت شاہ انصاری الہ آبادی

ضیا باریاں

کیا بگاڑے گا ہمارا روزِ محشر آفتاب
دل کے اک نقطہ میں ہیں روشن بہتر آفتاب

تشنگی شاہِ والا کا خیال آتا ہے جب
ڈوب جاتا ہے کفِ افسوس مل کر آفتاب

صبر و استقلال پر شہ کی تعجب کچھ نہیں!
مجھ کو یہ حیرت ہے کیوں نکلا مکرر آفتاب!

دھوپ سے بھی تیز تھی عاشور کی شب چاندنی،
کربلا میں ماہتاب آیا تھا بن کر آفتاب،

اشکِ غمگیں دامنِ رحمت کی زینت بن گئے
میرے تاروں نے کیا روشن چمک کر آفتاب

کچھ تو "احمد" کے نواسے کا ضروری تھا لحاظ
اَب یونہی چلتا رہے گا زندگی بھر آفتاب

شاہ کی آنکھوں کے تارے ہر طرف ہیں جلوہ گر
سامنے آئے ذرا آنکھیں بچا کر آفتاب

کربلا میں جتنی آنی تھی قیامت آچکی
کیا کرے گا اب سوا نیزے پہ آکر آفتاب

سامنے آئے تھے یوں عون و محمد سر بکف
جیسے چمکیں چلتے پھرتے دو برابر آفتاب

بزمِ ہستی میں چمک اُٹھا جو اُن کا ہو گیا،
اہلبیتِ مصطفےٰ ہیں ذرہ پرور آفتاب

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

وہ سراپا نور ان کی مدح ممکن ہی نہیں
خاک بھی ان کے قدم کی ہے زمیں پر آفتاب

آسمانِ مصطفٰے کے چاند تاروں کی قسم!
حضرتِ حسنین کیا ان کا ہے گھر بھر آفتاب

آہ کس منزل سے گذرا کاروانِ ماہ و خور
شام کی تاریک گلیاں اور کھلے سر آفتاب

اشک اک شعلہ ہے جیب و آستیں کے واسطے
میری آنکھوں میں سمایا ہے سمٹ کر آفتاب

سر قلم کرنے کے بعد الصار کیا اندھیر ہے
لے چلے ہیں شام کو نیزے پہ رکھ کر آفتاب

ازمدح
(اعلیٰحضرت پیر و مرشد قبلہ عالم سیدنا نور حسین شاہ صاحب جماعتی علی پوری دام اللہ فیوضہم)

دوست

مجھ کو کہاں سے لائی کہاں آرزوئے دوست — لیکر پھریگی اور کہاں آرزوئے دوست
تم سے ہے التجائے مقیمانِ کوئے دوست — للہ دفن کرنا مجھے بھی بکوئے دوست
ہر اک ادا سے نور کی ظاہر ہے خوئے دوست — ہر موئے تن سے نور کی آتی ہے بوئے دوست
پرنور ہیں قلوب جو پرتو سے نور کے — ہمدم ہے شرح سورۂ النور روئے دوست
وہ دن بھی تھے کہ پھرتا تھا میں کوئے یار میں — یارب یہ میری آنکھوں پھرتا ہے کوئے دوست
اے جذبِ عشق اتنا تو ہو وقتِ آخریں! — لے چل خدارا روح کو اب میری سوئے دوست
کچھ امتیاز ہی نہ رہا قرب و بعد کا — سنتا ہوں گوشِ دل سے میں اب گفتگوئے دوست
گم میری ہستی ہوگئی اس کے وصال میں! — صنم میری آرزو میں ہے اب آرزوئے دوست

فیاض نغمہ سنج ہے دربارِ شاہ میں
خوش قسمتی سے آج وہ ہے روبروئے دوست

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

علامہ فہامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ

محرم اور عاشورا

علامہ عبدالرحمٰن صفوری شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "نزہۃ المجالس" میں لکھتے ہیں کہ جو کوئی محرم کی دس تاریخ کو یہ دعا پڑھے:
"اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَبَدِیُّ الْقَدِیْمُ وَهٰذِهِ السَّنَةُ جَدِیْدَةٌ اَسْئَلُكَ فِیْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَاَوْلِیَائِهٖ وَالْعَوْنَ عَلٰی هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْكَ یَا كَرِیْمُ"، شیطان کہتا ہے ہم اس کی جانب سے مایوس ہو گئے۔ یہ ہمارے قابو میں نہیں آئیگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دو فرشتے لگا دیتا ہے جو اس سال اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ماہ محرم کے پہلے جمعہ کو روزہ رکھیگا اس کے تمام پہلے گناہ بخش دئے جاتے ہیں اور جو کوئی اس مہینہ میں تین دن (جمعرات، جمعہ، ہفتہ) کا روزہ رکھے اس کے لئے نو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

طبرانی کی روایت میں ہے کہ جو کوئی محرم کے ایک دن کا روزہ رکھے اس کے لئے تیس روزوں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو کوئی پہلی تاریخ سے لیکر یوم عاشورا تک دس دن روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کو فردوس اعلیٰ کا وارث بنا دیتا ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو کوئی یوم عاشورا کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرہ کا ثواب لکھتا ہے اور ایک ہزار شہید کا ثواب بھی دیتا ہے۔

لطیفہ

ایک شخص ہر روز چیونٹیوں کے لئے روٹی کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے کر کے ان کے آگے ڈالتا رہا، لیکن اس نے دیکھا کہ یوم عاشورا میں چیونٹیوں نے ان ٹکڑوں کو نہیں کھایا، اس سے ثابت ہوا کہ انسانوں کے سوا دوسری مخلوق بھی یوم عاشورا کا احترام کرتی ہے۔

فائدہ

عاشورا کا نام عاشورا اس لئے رکھا ہے کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی ایک جماعت کا اکرام کیا ہے۔ آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا، ادریس علیہ السلام

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

کو آسمانوں پر اٹھایا ۔ نوح علیہ السلام کی کشتی ایک سو پچاس روز پانی پہ چلنے کے بعد جودی پہاڑ پر اسی دن آکر ٹھہری ۔ ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا ، داؤد علیہ السلام کی اللہ نے مغفرت کی ، سلیمان علیہ السلام کو اس کی چھنی ہوئی حکومت واپس کی ۔ یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات دی ۔ حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کو چالیس سال کے فراق کے بعد آپس میں ملایا ۔ حضرت عیسے علیہ السلام یوم عاشورا میں پیدا ہوئے اور یوم عاشورا میں آسمانوں پر اٹھائے گئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یوم عاشورا میں ہوا ۔ اللہ تعالےٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو اور قلم کو اور آدم وحوا کو یوم عاشورا میں پیدا کیا اور یوم عاشورا میں ہی قیامت قائم ہوگی ۔

بیہقی کی روایت میں ہے کہ جو کوئی یوم عاشورا میں اپنے اہل وعیال پر کھانے میں فراخی کریگا ، اللہ تعالیٰ اس پر تمام سال رزق میں فراخی کرے گا ۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو کوئی یوم عاشورا میں چار رکعت پڑھے ، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص مکمل پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لئے نور کا منبر بناتا ہے ۔ جو کوئی اس دن غسل کرے وہ سوائے مرض موت کے تمام سال بیمار نہ ہوگا ۔ اور جس نے آنکھوں کو سرمہ لگایا ، تمام سال اس کی آنکھیں نہیں دکھیں گی یعنے اس کے دل کی آنکھیں خراب نہیں ہوں گی ۔

نوٹ ، تبصرہ کیلئے ہر کتاب کے دو نسخے ارسال فرمائیے :

تبصرہ

بادۂ عرفان :

نعتیہ کلام نتیجۂ فکر حضرت مولانا قمر یزدانی صاحب ، ناشر مکتبہ انوار الفرقان محلہ نورانی ملتان شریف ، قیمت ۵۰ پیسے ۔ مولانا قمر یزدانی جانے پہچانے نعت گو شاعر ہیں ۔ ان کا کلام بلاغت نظام پاکستان کے اکثر مذہبی جرائد ورسائل میں چھپتا رہتا ہے ۔ مدحت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم میں ، عشق رسول کے نشہ میں سرشار ہوکر نہایت پاکیزہ خیالات کا اظہار کرتے ہیں ۔ زبان سلیس اردو اور عام فہم ہوتی ہے ، محاسن شعری سے کلام مزین ہوتا ہے ۔ زیر تبصرہ کتاب میں جناب مولانا صاحب نے توحید ورسالت کے بعد خلفائے راشدین اور حضرت امیر ملت شہنشاہ ولایت محدث علی پوری اور اپنے شیخ ومرشد مولانا شاہ ولی محمد صاحب ملتانی کے مناقب لکھے گئے ہیں اور آخر میں شجرہ نقشبندیہ بھی درج کیا گیا ہے ۔ جملہ یاران طریقت کو "بادۂ عرفان" سے لذت آشنا ہونا لائق ہے ۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

حضرت راز بدایونی

فخرِ غلامی

کچھ اور ہی ہو جاتی ہے ساقی کی نظر سے

ہے شوقِ عقیدت جنہیں حسنین کے در سے
ہرگز وہ نہیں ڈرتے کبھی تیغ و تبر سے

ہے غوث کی الفت مرے ایماں کی علامت
حاصل ہے مجھے فخرِ غلامی اسی در سے

نظروں میں بسا لاتے ہیں طیبہ کے نظارے
آتے ہیں پلٹ کر جو مدینے کے سفر سے

تیرا ہی کرم ہے کہ مری کشتیٔ ہستی
ہر بار نکل آئی ہے طوفاں کے بھنور سے

اب حاجتِ ساغر نہ مجھے خواہشِ مینا
پینا ہے نگاہوں کو مری ان کی نظر سے

ہر شیئے پہ زمانے کا اثر ہوتا ہے لیکن،
جذبات بدلتے ہیں محبت کے اثر سے

شاہد ہیں مرے نقشِ قدم آج بھی اے راز
مدت ہوئی گذرا تھا تیری راہ گذر سے

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

محترمہ عزیزہ فریدہ خاتون متعلمہ نارودی

امتحانِ خلیل

مسلمانوں کے تیوہاروں سے بہتر اور پاکیزہ کسی مذہب میں کوئی شائستہ اور مہذب تیوہار نہیں ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم مسلمانوں میں جو دوسرا تیوہار "عید الاضحیٰ" جس کو عرفِ عام میں بقر عید بھی کہتے ہیں، مختصراً کچھ عرض کروں تاکہ اسلام کے اس تاریخی تیوہار کی حقیقت سے بھی انجان، ناواقف، نابلد مسلمان بھائی آگاہ ہوجائیں ہمارے اس تیوہار کا تعلق خاص طور پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ہے جو ہمارے آقا تاجدارِ مدینہ، سرکارِ دو عالم جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جدِّ امجد تھے فرمایا ہے سرکارِ دو عالم نے لوگو! جو استطاعت رکھ کر قربانی نہ کرے وہ ہماری صف میں نہ آئے لہٰذا معلوم ہوتا ہے قرآنِ کریم سے کہ قربانی اسلام میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہے اس کی نسبت حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے کہ جو شخص باوجود قدرت کے قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے، یہ دونوں حدیثیں اس دور کی یاد کو تازہ کرتی ہیں جبکہ کالڈیا کے بت خانہ میں ایک برگزیدہ ضعیف العمر اسی سالہ انسان نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فرض ادا کیا تھا جبکہ اس بزرگ نے اپنے ہاتھ میں چھری لے لی اور اپنے اکلوتے فرزندِ عزیز کو والہانہ محبتِ الٰہی کی بے خودی میں زمین پر دے پٹکا۔ جبکہ اس نے دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے اکھڑی اور ٹوٹی ہوئی سانسوں میں اپنے خاندان کو دینِ الٰہی پیروی کرنے کی وصیت کی اور کہا کہ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ دیکھو اللہ تعالےٰ نے تمہارے اس دینِ اسلام کو تمہارے لئے پسند فرمایا ہے پس ہمیشہ اس پر قائم رہنا اور دنیا سے نہ جانا مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔ یہ اس وقت کی یاد مسلمانوں کے دلوں میں تازہ کرتی ہے کہ اب سے تقریباً پانچ ہزار سال پیشتر دوآبۂ دجلہ وفرات کے مرکزی شہر کلدانہ کی غفلت شعار قوم باطل پرست قبیلہ میں اللہ کا ایک بندۂ خلیل، خلافتِ ارضی کی امانت کا حامل، ملتِ حنیفی کا علمبردار سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محبوبِ حقیقی سے ناآشنا، بت پرستوں، سرکشوں، باطل پسند پیشواؤں، گھر کے آدمی باپ، عزیز واقارب خود فراموشی میں مست، آبائی تقلید میں سرگرم، انسانیت سوز اخلاق میں منہمک قوم کے سامنے اعلائے کلمۃ الحق اور بے دھڑک آوازۂ توحید بلند کیا۔ بت پرستی کا پردہ چاک کیا، باپ کو سمجھایا کہ تم ایسی چیزوں کی کیوں پرستش کرتے ہو جو نہ تو کچھ دیکھ سکے اور نہ تمہارے کام آسکے۔ گمراہ کو بھی ہدایت کا وعظ سنایا نمرودِ سرکش مدعیٔ الوہیت بادشاہ کے مناظرہ ومحاسبہ

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

کی صورت میں پیامِ حق پہنچا دیا۔ جامع و مدلل گفتگو کر کے مبہوت کر دیا۔ خدا کے خلیل نے توحید کی تبلیغ اور اسلام کی اشاعت میں اپنی تمام کوششیں صرف کر دیں لیکن بھٹکی ہوئی قوم اور کج راہ اعزہ و اقارب نے اپنی ہٹ دھرمی، فطری شقاوت اور آبائی جہالت پسندی سے اللہ کے اس منادِ اعظم کو مار ڈالنے کی اور جلا دینے کی دھمکیاں دینی شروع کر دیں۔ خود باپ نے ڈانٹ دیا کہ اگر تم اپنی تبلیغ سے باز نہ آئے تو میں تجھے پتھروں سے کچل دوں گا۔

گمراہ قوم نے بھی اس دعوتِ حق کے جواب میں زندہ جلا دینے کا تہیہ کر لیا مگر ملتِ حنیفی کے اس داعیٔ اول نے کلمۂ حق کے اظہار اور تبلیغِ توحید کے اعلان سے ذرا بھی گریز نہ کیا۔ امتحان کی جاں سوز منزل کو اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ کے مدعیٔ اعظم نے فرحاں و شاداں طے کیا بابل کے بادشاہ نمرود، حضرت خلیل کے باپ آزر اور سرکش و بدبخت قوم نے متفقہ فیصلہ کر لیا کہ ابراہیم کو آگ میں زندہ ڈال دیا جائے۔ لوگوں نے تنور بنایا اور آگ دہکا کر یہ جذبۂ انتقام پورا کیا اور حضرت خلیل کو آگ میں زندہ ڈال دیا لیکن ابراہیم کو خلعت کا شرف بخشنے والا، ابراہیم کی حیات و ممات کو اپنے قبضہ میں لینے والا قادر قیوم کب اور کیوں کر گوارہ کر سکتا تھا کہ اس کی توحید کا پجاری اس کی مخفی اولاد والی امانت کا حامل اس طرح دشمنوں کے دہکائے تنور میں جلا دیا جائے۔ معاً ارشاد ہوا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ۔ اے آگ تو ٹھنڈی اور بے گزند اور بے ضرر حضرت ابراہیم کے لئے ہو جا۔ آگ کی جلانے والی قوت اور جھلسا دینے والی طاقت کو بے کار کر دیا۔ اللہ کے حکم سے آتشِ نمرود بہشتِ شداد بن گئی۔ اس کے بعد وطن سے ہجرت، گھر بار سے علیحدگی اعزہ و اقارب سے جدائی کی نوبت آئی اور اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ کے اعلان کرنے والے نے یہ منزلِ خلت بھی کامیابی کے ساتھ طے کر کے غریب الوطنی اختیار کر لی۔ اب ارادہ تھا کہ اطمینان کی زندگی حاصل کر کے اس دین کی حفاظت اور وراثتِ امانت کی کوئی تدبیر کیجائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تقریباً اسی برس کی عمر میں جبکہ اولاد کا کوئی وجود نہ تھا اپنی خلافت و نیابت دینِ حنیف کی اشاعت اور کسی مخفی امانت کی وراثت کے لئے اپنے پروردگار سے دعا کی رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۔ "اے پروردگار مجھے ایک نیک بیٹا عطا فرما دے" دعا قبول ہوئی اور بشارت دی گئی فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ۔ ایک بردبار لڑکے کے وجود میں آنے کی بشارت اور خوشخبری دی، فرزند صالح اور حلیم الطبع لڑکا وجود میں آیا جو اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں میں دُرِّ یکتا، بوڑھے اور ارمان بھرے دل رکھنے والے باپ کی زندگی کا سہارا تھا، والدین کی آغوشِ شفقت اور گہوارۂ محبت میں بڑے ارمانوں سے پلا، بڑھا اور ناز و محبت کے ساتھ تقریباً تیرہ سال کی عمر تک پہنچا، خدا جانے اس بوڑھے باپ کے دل میں اس بڑھاپے کی ٹیک کے ساتھ کیا کیا آرزوئیں، تمنائیں وابستہ رہی ہونگی، کن کن ارمانوں کی موجیں لہریں لے رہی ہوں گی۔ خدا کے جس خلیل نے اپنی موت و زندگی اللہ کے سپرد کی تھی ہر طرف سے منہ موڑ کر فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے لو لگائی تھی اور وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ کہہ کر ماسوا اللہ سے سب سے بیزاری کی تھی، اس پروردگار کو اپنے خلیل کے دل میں حب اسماعیل کی محبت کا عکس نظر آیا تو غیرت الوہیت نے گوارا نہیں کیا میرے محب کے مکان میں دوسرا

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

مکین کی پرچھائیں بھی نظر آوے۔ فلما بلغ معہ السعی
قال یبنی انی اری فی المنام انی اذبحک
فانظر ماذا تری۔ جب وہ فرزندِ صالح کام کاج
کرنے کے قابل ہو گیا تو پدرِ مشفق نے کہا "اے جانِ پدر!
میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں
اب بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟"

اللہ اکبر! آج کا مطالبہ کیسا زبردست مطالبہ ہے
فدائیت وایثار کا کتنا صبر آزما امتحان ہے اور انا اول
المسلمین کے مدعی کو حقیقتِ اسلامی اور
جذباتِ بشریت کی کتنی سخت آزمائش میں مبتلا کیا گیا
خداوندِ قدوس نے خواب میں خلّت ومحبت کی شان پوری
طرح برتی۔ اپنے خلیل کو یہ حکم نہیں دیا کہ جانِ پدر کو خود ذبح
کر دو۔ یہ نہیں دکھایا تمہاری جانِ تمنا دوسرے ہاتھوں
سے ذبح ہو رہی ہے بلکہ یہ دکھایا گیا کہ پدرِ مشفق اپنے
ہاتھ سے اپنے اکلوتے اور لاڈلے فرزند کو ذبح کر رہے
ہیں۔ حضرت خلیل صبح کو اسی دل سے جو کبھی اس اکلوتے
فرزند کی آرزوؤں کا گہوارہ تھا اسی زبان سے جو کبھی
حضرتِ صمدیت میں رب ھب لی من الصلحین ہ
کی دعا میں مصروف رہی تھی اپنے نورِ نظر سے رات کا
خواب بیان فرماتے ہیں۔ معصوم فرزند کے جذبۂ فدویت
کا اندازہ کرنے کے لیے مشورہ بھی طلب کرتے
ہیں۔ صادق الوعد فرزند، حلیم وصالح فرزند، اللہ کے
خلیل کا فرزند، اور سردارِ خاتم الانبیاء کا باپ بننے والا
فرزند، ختمِ نبوت کی مخفی امانت کا ذمہ دار فرزند، ربِ
عالم کا ایمائے لطیف سنکر بشاشت رغبت کے ساتھ
گردنِ اطاعت جھکا دیتا ہے اور جذباتِ انسانی وبشری
کو امرِ ربانی کے اشارہ پر قربان کر کے بیتابانہ، سرخروشانہ
جواب دیتا ہے قال یابت افعل ما تؤمر ستجدنی
ان شاء اللہ من الصبرین ہ اے باپ! جو
آپ کو حکم دیا گیا ہے بلا تامل اور بلا کسی پس وپیش
کے حکم کی تعمیل کیجئے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں
سے پائیں گے۔

اللہ اللہ! اس تیرہ سالہ معصوم کی فنائے انانیت
کا کیا کہنا کہ ان شاء اللہ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ جب
باپ اور بیٹے نے اپنی خواہشات کو ٹھکرا دیا، اپنی آرزوؤں
اپنی امیدوں کو خدا کی مرضی میں فنا کر دیا اور خدا کے
سبحانہ اشارہ کی تعمیل میں آمادہ عمل ہو گئے، بوڑھے
باپ نے جن ہاتھوں کو اٹھا کر اپنے پروردگار سے بڑھاپے
کا سہارا طلب کیا تھا انہی ہاتھوں نے اس معصوم اور
نونہال فرزند کو مینڈھے کی طرح پیشانی کے بل زمین پر
گرا دیا اور انہی ہاتھوں سے اسمٰعیل کے حلق پر چھری پھیرنے
کو تیار اور آمادہ ہو گئے۔ آسمان لرزنے لگا، زمین پر زلزلہ
آ گیا، عرشِ اعلیٰ کے قدوسیانِ فلک میں شور برپا ہو گیا
خداوندِ قدوس اپنے خلیل کی یہ سرفروشانہ قربانی اور وفا
ادا دیکھ رہا تھا۔ دریائے کرم موجزن ہوا۔ معاً اپنے خلیل کو
پکارتا ہے وناديناه ان يا ابراهيم ہ قد صدقت
الرؤيا انا كذلك نجزي المحسنين ہ ان
هذا لهو البلؤا المبين ہ وفدينه بذبح
عظيم ہ ہم نے ان کو آواز دی کہ اے ابراہیم! تو نے
اپنے خواب کو سچ کر دکھایا بلاشبہ ہم مقامِ احسان
تک پہنچنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔ حقیقت
میں یہ بڑا امتحان تھا اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے
بدلے میں دے دیا۔

مفسرین کا بیان ہے کہ جس وقت خلیل اللہ نے

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

آنکھوں پر پٹی باندھ کر فرزندِ عزیز کے ہاتھوں اور پیروں کو رسّی سے جکڑ کر گلے پر چھری پھیری تو فوراً جنت سے ایک مینڈھا لاکر اس جگہ لٹا دیا گیا اور چھری کی دھار نے اسی مینڈھے کو ذبح کیا اور حضرت اسماعیل کا فدیہ اسی مینڈھے کو بنا دیا گیا۔

اللہ اکبر! ایثارِ فدویت کا یہ حیرت انگیز منظر، جوشِ عشق اور ولولۂ محبت کا یہ بصیرت افروز نظارہ کسی نے دیکھا اور سنا نہ ہوگا۔ حضرت ابراہیم کی قربانی و فدا کاری کو تو ایک طویل عرصہ گذر چکا، ان کی قربانی کا ایک مخصوص زمانہ تھا لیکن اس کی ادائے خلّت و محبوبیت کو ایسا شرفِ قبولیت حاصل ہوا کہ پانچ ہزار سال پیشتر سے آج تک اور خدا جانے کب تک کے لئے بقاء و دوام حاصل ہوا کہ ہمیشہ کے لئے اس سنتِ ابراہیمی کو زندۂ جاوید بنا۔ دنیا میں بڑے بڑے فاتح اور عادل بادشاہ پیدا ہوئے اور اپنی حکومت و سطوت کے ڈنکے بجا گئے۔ اسی کلدانیہ کے بڑے بڑے ماہرینِ فنون صفحۂ ہستی پر آئے آذر نمرود اور خدا جانے کبر نخوت کے کتنے مجسّمے منصّۂ شہود پر جبروت آزما ہوئے اور چلے گئے لیکن آج کوئی ان کا نام لیوا اور یادگار منانے والا نظر نہیں آتا۔ آج اگر کسی کی زندگی لازوال زندگی اور کسی کی یادگار زندہ یادگار ہے تو صرف خدا کے دو بندوں ابراہیم خلیل اور اسمٰعیل ذبیح اللہ کا اسوۂ حسنہ ہے۔ پروردگارِ عالم نے اس قربانی کے بیشمار انعامات مرحمت فرمائے اور حیاتِ ابراہیمی کے ہر حصہ کو زندۂ جاوید بنا دیا۔ حضرت خلیل نے فرزندِ عزیز کے فدیہ میں مینڈھے کو ذبح کیا۔ خداوند تعالیٰ نے آنیوالی نسلوں پر اس قربانی کو واجب کر دیا اور قیامِ قیامت تک کے لئے اس یادگار کو بقاء و دوام مرحمت فرما دیا اسی سرخروشانہ مخلصانہ فدائیت کا [illegible] عظیم ہے کہ اسی برگزیدہ مقدس نسلِ ابراہیمی سے خدا جانے بہت سے انبیاء و رسل کو منتخب فرمایا اور خود خاتم الرسل سیّد الانبیاء روحی و قلبی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم شرفِ تخلیق کا فخر اسی نسلِ مبارک کو حاصل ہوا۔ خلیل اللہ کی ہر ہر ادا ایسی پسند آئی کہ اس کو جاودانی زندگی بخشی گئی۔ لاکھوں انسانوں کا ایک لباس اور ایک ہی صدا کے ساتھ دیوانہ وار دوڑنا میدانِ حج میں بیشمار انسانوں کی زبان سے لبّیک لبّیک اللّٰھم لبّیک کی صدا بلند ہونا اور ان سب اجزاء کو حج کا جزو قرار دیا جانا کسی کی یادگار پائیدار اور کس کے اسوہ حسنہ کی بقاء و دوام ہے۔ بیشمار عبادت گذار مسلمان ہر نماز میں اور ہر نماز کی متعدد رکعتوں میں "التحیات" کے بعد اللہ کے ذکر کے ساتھ کن دو ہستیوں پر تحفۂ رحمت و برکت بھیجتے ہیں۔ یہ لازوال انعامات اور زندۂ جاوید باقیات حضرتِ ابراہیم کی قربانی اور اسلامی فدویت کے نتائج ہیں کاش مسلمان اور اسی ملّتِ ابراہیمی کے پیرو، دیدۂ عبرت کھولیں چشمِ بصیرت سے کام لیں اور اس قربانی سے سبق حاصل کر کے سچی قربانی کا جذبہ پیدا کر لیں تو مذہبی ترقی اور قومی بہبود حاصل کر آسان ہو جائے گا۔

خداوند تعالیٰ تمام مسلمانوں کو جذبۂ اسلام خدمت جذبۂ اسلام دینِ اسلام کی سچی محبت، حضور سرکارِ مدینہ کی سچی محبت عطا فرمائے۔

آمین۔

ہر دردمند دل کو رونا مرا رلا دے
بے ہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

---

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

صوفی عبدالوہاب زاہد بہشتی

زوارِ مدینہ

جس بزم میں ہوتے ہیں افکار مدینے کے
ضوپاش وہیں ہوں گے انوار مدینے کے

فردوس بداماں ہیں گلزار مدینے کے
اشجار بہشتی ہیں اشجار مدینے کے

کیوں رب کو نہ ہوں پیارے زوار مدینے کے
سلطانِ دو عالم ہیں سرکار مدینے کے

ہیں عرش مکیں درباں قصرِ شہِ والا پر
فردوس کے وارث ہیں حقدار مدینے کے

اغیاث و مشائخ ہیں اقطاب ہیں خواجہ ہیں
ابرار مدینے کے اخیار مدینے کے

صہبائے ازل ہم کو آنکھوں سے پلا ساقی
ہم برلبِ کوثر ہیں میخوار مدینے کے

ساقی نے پلائی ہے وہ روزِ ازل ان کو،
سرمست ہیں، بے خود ہیں سرشار مدینے کے

ہر شیشہ میں رضواں نے بھر دی ہے مئے گلگوں
ہیں ساغرِ جم جامِ گلنار مدینے کے

ہیں فقر مسلسل میں اندازِ شہنشائی
سکانِ گرامی ہیں خوددار مدینے کے

پیغام حضوری ہے ان کا یہ غمِ دوری
قسمت کے سکندر ہیں بیمار مدینے کے

زائر کی نگاہوں میں، دیوانوں کی آنکھوں میں
نازک ہیں رگِ گل سے یہ خار مدینے کے

تعظیم رسالت کے منکر یہ بات سمجھ رکھیں
گلہائے خلیلی ہیں اشرار مدینے کے

اصحاب و مہاجر بھی تعظیم کے لائق تھے
افضل تھے بہر محفل انصار مدینے کے

یارب انہیں پہنچا دے دربارِ شہِ دیں تک
بسمل ہوئے جاتے ہیں دلدار مدینے کے

ہیں خلد محل یا ہیں فردوس مکاں زاہد
جنت کے ہیں کاشانے گھربار مدینے کے

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

سوالؔ وجوابؔ

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ محرم میں امام پاک کا ذکرِ شہادت کرنا اور ان کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے شربت کھانے پر نیاز دلانا جائز ہے یا نہیں؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ سب کام ناجائز ہیں اس لئے کہ ان باتوں سے شیعہ مذہب اور ان کے ساتھ مشابہت ہو جاتی ہے۔

سید شبیر حسین شاہ قادری۔ راولپنڈی
غفار اللہ قادری محلہ تمک پورہ۔

الجواب

ایام محرم الحرام میں ذکر شہادت کے جلسے منعقد کرنا اور ان میں روایاتِ صحیحہ بیان کرنا اور شہداء کرام کی ارواح طیبہ کو ایصالِ ثواب کے لئے شربت یا کھانے پر نیاز دینا قطعاً جائز ہے اور اکابرین علماء اہل سنت و اولیائے ملت کا یہی شعار رہا ہے اور جہاں تک شیعوں سے مشابہت کا سوال ہے تو پھر نماز روزہ اور بہت سے دینی امور میں مشابہت ہو سکتی ہے۔ کن کن باتوں کو چھوڑا جائے گا اور حقیقۃً اس کو مشابہت کہنا ہی غلط ہے بلکہ ذکر شہادت اور ایصالِ ثواب سے روکنا خوارج اور وہابیہ کا شعار اور پانی شربت وغیرہ پلانے سے روکنا یزیدیوں کی متابعت ہے کہ انہوں نے اہلبیت اطہار پر پانی بند کیا تھا۔ اب

تحقیقی جواب سنئے:

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنے فتاوی میں تحریر فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) یعنی سال بھر میں دو مجلسیں فقیر کے یہاں ہوتی ہیں ایک مجلس ذکرِ وفات شریف، دوسری مجلس ذکر شہادت حسنین۔ اول یہ کہ دسویں محرم کو یا اس سے ایک دو روز پہلے قریب چار سو یا پانچ سو آدمی کے بلکہ ہزار جمع ہوتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں بعد ازاں فقیر آکر بیٹھتا ہے اور حضرت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل جو حدیث شریف میں وارد ہوئے بیان میں آتے ہیں اور ان بزرگوں کی شہادت کی خبریں جو احادیث میں وارد ہوئی ہیں اور بعض حالات کی تفصیل اور قاتلوں کا خراب انجام مذکور ہوتا ہے۔ اس تقریب میں بعض سختیاں جو ان کی جناب میں گذریں احادیثِ معتبرہ سے بیان کی جاتی ہیں۔ اسی درمیان میں بعض مرثیے جو حضرت ام سلمہ اور دوسرے صحابہ نے جن و پری سے سنے ہیں مذکور ہوتے ہیں اور متوحش خوابیں جو حضرت ابن عباس اور دوسرے صحابہ نے دیکھی ہیں اور حضور رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے رنج و اندوہ پر دلالت کرتی ہیں ذکر کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد ختم قرآن مجید اور پنج آیت پڑھکر ما حضر پر فاتحہ کی جاتی ہے اور اس درمیان میں اگر کوئی

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

خوش الحان شخص سلام پڑھے یا جائز مرثیہ اس کا اتفاق ہوتا ہے ظاہر ہے کہ اس دوران میں اکثر حاضرین مجلس کو اور اس فقیر کو رقت اور رونا بھی لاحق ہوتا ہے اسی قدر ہے جو عمل میں آتا ہے اگر یہ چیزیں اسی وضع مذکور کے ساتھ فقیر کے نزدیک جائز نہ ہوتیں تو ان پہ ہرگز اقدام نہ کرتا۔

دوسری جگہ اسی فتاوٰی عزیزی ص۔ مطبوعہ مجتبائی میں یہ عبارت بھی پڑھیئے؛ (ترجمہ)

یعنی امامین کی نیاز کا کھانا جس پہ سورۂ فاتحہ، قل شریف پڑھا جائے، تبرک ہوتا ہے اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔

تیسری جگہ ص۔ میں فرماتے ہیں:۔ (ترجمہ)

یعنی اگر ملیدہ دودھ کسی بزرگ کی فاتحہ کیلئے ان کی روح کو ایصالِ ثواب کے ارادے سے پکا کر کھلائیں تو جائز ہے، کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

چوتھی جگہ ص۔ پر لکھتے ہیں: (ترجمہ)

یعنی اگر کسی بزرگ کے نام پر فاتحہ دی گئی تو مالداروں کو بھی اس میں سے کھانا جائز ہے۔

عبارت مذکورہ بالا سے مندرجہ ذیل مسائل معلوم ہوئے:

۱۔ محرم شریف میں ذکرِ شہادت بیان کرنا قطعاً جائز اور علمائے اہلِ سنّت کا معمول ہے۔

۲۔ واقعاتِ کربلا سے حضور صلے اللہ علیہ کو رنج و الم ہوا۔

۳۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم میں ہونیوالے اچھے برے واقعات کا علم ہوتا ہے۔

۴۔ خوش آوازی سے نعت و منقبت اور سلام پڑھنا جائز ہے اور اکابرین علماء نے اس کو سنا ہے۔

(۵) دردناک واقعہ سن کر گریہ کرنا جائز ہے۔

(۶) کھانے پر ختم پڑھنا صلحائے امت کا دستور ہے۔

(۷) بزرگانِ دین کی نیاز کا کھانا تبرک ہوتا ہے اور اس کو ہر امیر و غریب کھا سکتا ہے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے امت اس بارے میں کہ بعض لوگ رکوع سے فارغ ہو کر جبکہ سجدہ میں جاتے ہیں تو دونوں ہاتھوں سے پاجامے کے پائنچے اوپر کو چڑھاتے ہیں اس میں کوئی گناہ تو نہیں ہے؟

(۲) اگر نماز پڑھتے وقت ٹوپی سر سے گر جائے تو اس کو اٹھا لینا چاہیئے یا نہیں؟

(۳) اگر وضو کرتے وقت کرتے کی آستین کہنی سے نہ اتاریں اور اسی طرح کہنی تک چڑھی رہے اور نماز میں کہنی کھلی رہے تو اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے!

الجواب

(۱) نماز میں ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(۲) اگر ٹوپی ایک آدھ بار گر جائے تو اس کو اٹھا لینا افضل ہے جبکہ بار بار نہ گرے۔ در مختار میں ہے

سقطت قلنسوة فاعادتها
افضل الا اذا احتاجت
لتكرير او عمل كثير۔

(۳) نماز مکروہ تحریمی ہے اور اس کا اعادہ کرنا واجب ہے، اگر نماز نہ پھیرے گا تو گنہگار ہوگا درِ مختار میں اس کی تصریح موجود ہے۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

(منظومہ لیلیٰ صاحبہ مالیر کوٹلہ بھارت)

منقبت

صبح سے تا شام فیضِ عام ہے معصوم کا !
رہبریِ خلق کرنا کام ہے معصوم کا ! !

منزلت کو آپ کی کوئی بھلا جانے گا کیا
عارفانِ حق میں اونچا نام ہے معصوم کا

ہونٹ مل جاتے ہیں کیسے فرطِ لذت سے بہم
کتنا پیارا اور میٹھا نام ہے معصوم کا

جو خدا کے عشق اور حبِ نبی سے بھرا
کیا اچھوتا اور نرالا جام ہے معصوم کا

کرکے احساں جس نے ہم پر اس کو گرویدہ کیا
اب تو یہ دل بندۂ بے دام ہے معصوم کا

بھولے بھٹکوں کو دکھانا راستہ اللہ کا
معرفت کی مے پلانا کام ہے معصوم کا

چھوڑ کر دنیا کو ہو جاؤ خدا کے سر بسر
اہلِ بینش دیکھو یہ پیغام ہے معصوم کا

ہیں رئیسِ صوفیا اور شمعِ بزمِ مصطفٰے
اپنے رنگ میں رنگ دینا کام ہے معصوم کا

وہ مدد کرتا ہے سب کی کثرتِ آلام میں
آ کے گرتوں کو اٹھانا کام ہے معصوم کا

ان کے باعث حق نے بخشی نیاز کو میرے شفا
ہے مجدد کا کرم، انعام ہے معصوم کا

اب تو لیلےٰ رات دن اپنا یہی اک شغل ہے
یا مجدد اور زباں پر نام ہے معصوم کا

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

مدیر مسئول

شریعت میں

جزع فزع اور ماتم کرنا حرام ہے

جزع فزع کا مفہوم شریعت کے تقاضے کے خلاف کسی امر میں جو طبیعت کو ناگوار ہو بیتابی و بیقراری، اضطراب و عدمِ سکون کا زبان سے یا حرکات سے یا افعال سے اظہار کرتا ہے۔ دینِ اسلام اپنے پیروکاروں کو مصائب و آلام کے وقت صبر اور ضبطِ نفس کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

وبشر الصّٰبرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ہ

"اور اے رسول خوشخبری دے ان صبر کرنے والوں کو کہ جب ان کو کوئی پہنچتی ہے مصیبت تو کہتے ہیں تحقیق ہم اللہ کی ملک میں ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ جن کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے تاکہ اللہ تعالےٰ اس کو اس صبر کرنے پہ اجر دے۔ (بخاری شریف)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نہیں پہنچتی ایماندار کو تکلیف اور نہ بیماری اور نہ غم اور نہ دکھ اور نہ پریشانی یہاں تک کہ کانٹا جو اس کے پاؤں میں چبھتا ہے، مگر یہ کہ محو کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے ساتھ اس کے گناہوں کو۔ (بخاری، مسلم)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا عظم الجزاء مع عظم البلاء "جس قدر مصیبت بڑی ہوگی اسی قدر اس کا بدلہ بھی بڑا ہوگا۔

کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے۔ صرف عورت کے لئے جس کا خاوند فوت ہو جائے چار ماہ دس دن سوگ کرنا واجب ہے اس سوگ کا یہ مطلب نہیں کہ سیاہ کپڑے پہنے اور سینہ زنی کرے، سر کے بال نوچے اور چلا کر روئے اور لذت و راحت مباح کو ترک کر دے اور کام کاج سے فارغ ہو کر بیٹھ رہے، اس کا صرف اتنا ہی مطلب ہے کہ تین دنوں میں تعزیت اور فاتحہ خوانی کے لئے بیٹھ رہیں اور عورت چار ماہ دس دن تک کسی سے نکاح کرنے کو موقوف رکھے۔ اتنے عرصہ تک سہاگنوں

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

کی طرح زیب وزینت نہ کرے تاکہ جو لوگ نکاح کے
خواہشمند ہیں ان کو یہ معلوم ہو کہ یہ ابھی عدت میں ہے
کسی کی موت پر نوحہ کرنا اور سینہ کوبی کرنا
بالوں کا نوچنا، واویلا کرنا اسلام میں سخت منع ہے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا انا بریٔ ممن
حلق وصلق وخرق " میں بیزار ہوں اس
شخص سے جس نے سوگ میں سر منڈایا اور چلا کر رویا
اور کپڑا پھاڑا (بخاری، مسلم)

مشکوٰۃ ص۱۵۰ آپ نے فرمایا چار چیزیں جاہلیت
کے امر سے ہیں میری امت میں کہ وہ ان کو نہیں چھوڑیگی
حسب میں فخر کرنا اور نسب میں طعن کرنا اور ستاروں
کے ساتھ بارش طلب کرنا اور بین کرنا۔ اور فرمایا
بین کرنے والی عورت نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی
تو قیامت کے دن اس طرح اٹھائی جائے گی کہ اس پر
قمیص ہوگی جو روغن قطران سے آلودہ ہوگی اور قمیص
ہوگی خارش کی۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے جسم پر
آگ اور خارش کو مسلط کیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ)۔
ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے بین کرنے والی
اور قصداً سننے والی پر لعنت فرمائی ہے (مشکوٰۃ)

ماہ محرم میں اہل سنت وجماعت کو حضرت امام
حسین وشہدائے کربلا کے سانحہ عظیمہ سے متأثر
ہو کر اور اغیار کی دیکھا دیکھی نامشروع افعال واعمال
اور حرکات وسکنات سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ ہم
خدا کے فضل سے ایمان دار اور مسلمان ہیں ہمارا ضابطۂ
حیات ہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ! ہم
اپنے ایام کو، خوشی کے ہوں یا غم کے اسی تعلیم اور
ہدایت کی روشنی میں بسر کریں گے جو حضور نبی کریم
نے ہم کو دی ہے۔ نہ ہم خوشی میں حدود شرع سے
تجاوز کرنے کے مجاز ہیں اور نہ غم میں۔ ایام محرم میں
امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غم میں جو شہادت
کے اقصیٰ مراتب پر متمکن اور حیات روحانی کیساتھ زندہ
اور ہر آن اور ہر لحظہ خوش وخرم ہیں، ماتمی سیاہ
لباس پہننا، چلا چلا کر رونا، بین کرنا، سینہ
کوبی کرنا سخت حرام ہے۔ عوام اہل سنت وجماعت
ماہ محرم میں شادی نکاح کرنا حرام جانتے
ہیں، یا تو محرم سے پہلے کرتے ہیں یا محرم کے بعد،
عوام کا یہ طریق کار شریعت مطہرہ کے خلاف ہے
اس ماہ میں شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شادی
نکاح کرنے کی کوئی ممانعت اور حرمت ثابت
نہیں ہے۔ اپنی طرف سے کسی غیر حرام چیز کو حرام
کرنا منع بلکہ موجب کفر ہے۔ بعض روایات اہل تشیع
کی اہل سنت وجماعت کے عوام میں رائج ہو گئی ہیں
جن پر وہ سالہا سال سے عمل کرتے چلے آرہے ہیں
اس لئے وہ روایات ہماری اسلامی زندگی کا جزو
بن گئی ہیں۔ اگر ان سے عوام کو روکا جائے تو ان کو
گوارا نہیں ہوتا۔ اب تو عوام کا دستور یہ ہو گیا ہے
کہ حق بات کو قبول نہیں کرتے، اپنے غلط رواج
کو جو آباؤ اجداد سے ان کو ورثہ میں ملا ہے، دین اور
محبت اسلام کا رنگ دیکر آنکھیں میچ کر کئے جا رہے
ہیں۔ ماتم کرنا نہ صرف ہم اہل سنت وجماعت کی کتابوں

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

میں حرام ہے بلکہ اہل تشیع کی معتبر اور مستند کتابوں میں بھی ماتم کرنے سے سختی کے ساتھ روکا گیا ہے چند حوالے ملاحظہ ہوں :

فروع کافی جلد اول صفحہ ۱۲ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ابوجعفر امام صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے کہ میں نے کہا جزع کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا سخت ترین جزع دیلی اور عویل کے ساتھ پکارنا اور چہرے اور سینے کو کوٹنا اور پیشانی سے بال کاٹنا جس نے نوحہ کیا اس نے صبر ترک کیا اور غیر شرع کام کیا۔

حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول سے ثابت ہوا کہ جزع کرنا اور ماتم و نوحہ کرنا صبر کو ترک کرنا ہے اور شریعت کے بھی خلاف ہے مسلمانوں کا کام یہ ہے کہ وہ صبر کو اختیار کریں اور خلافِ شرع کاموں سے مجتنب رہیں۔

اسی صفحہ میں ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ایماندار کے سامنے جب مصیبت آتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور جب کافر کے سامنے مصیبت آتی ہے تو وہ جزع کرتا ہے یعنی رونا پیٹنا ہے، ماتم کرتا ہے۔

فروع کافی جلد اول صفحہ ۱۱۹ میں ہے کہ جب حضرت امیرالمومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کتنی بڑی مصیبت پہنچی ہے لیکن حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی کو مصیبت پہنچے تو وہ میری (موت) کی مصیبت کو یاد کرے، کیونکہ وفاتِ رسول سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔

اس کے بعد حضرت امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ کی شہادت پر ذرہ بھر جزع فزع نہ کیا بلکہ صبر و شکیب سے کام لیا۔

آج ہم کو بھی اسوۂ حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر عمل کرتے ہوئے ماتم، نوحہ کرنے سے باز رہنا چاہیئے، ہاں سبق آموزی کے لئے ان کی شہادت کے واقعات صحیح روایات سے بیان کرنا، صدقہ خیرات کرکے ان کی روح کو ایصالِ ثواب کرنا موجبِ سعادت و برکات ہے۔

سوچنے کی، سمجھنے کی اور پھر اس پر عمل کرنے کی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

آمین

ماہنامہ "انوار الصوفیہ" قصور
میں اشتہار دیکر اپنے کاروبار کو وسیع
کیجئے۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

خلیفۂ اول حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

"جن کا اسوہ ان لوگوں کیلئے مشعلِ راہِ ہدایت ہے جنکو اللہ عزوجل نے اقتدار دے رکھا ہے"

(از سید محمد اعزاز الدین دہلوی)

آپ کا نام نامی عبداللہ تھا۔ آپ کی ولادت مسعود حضورِ اکرم نورِ مجسم صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ سے دو سال اور چند ماہ بعد مکۂ معظمہ میں ہوئی۔ آپ کے القاب عتیق و صدیق ہیں حضرت مولیٰ علی مشکلکشا شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی نسبت پوچھا گیا تو مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہیں جن کا نام اللہ تبارک و تعالےٰ نے بزبانِ جبریلِ امین اور بزبانِ سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ وسلم "صدیق" رکھا ہے۔ وہ نماز میں حضورِ اکرم آقائے نعمت امام الانبیاء حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے۔ حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہمارے دین کے لئے پسند فرمایا ہے۔

محدثین کی کثیرہ جماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ پہلے اسلام لائے اس سلسلہ میں کہ حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ پہلے اسلام لائے یا مولیٰ علی مشکلکشا حضرت علی کرم اللہ وجہہ، امام الائمہ، سراج الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ مردوں میں حضرت سیدنا صدیقِ اکبر، عورتوں میں ام المومنین حضرت خدیجہ اور نوعمروں میں حضرت مولیٰ علی مشکلکشا شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہلے اسلام لائے یعنی حضورِ اکرم نورِ مجسم صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی تصدیق سب سے پہلے مندرجہ بالا ہستیوں نے کی۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آقائے نعمت حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر کسی کا احسان نہ رہا میں نے سب کا بدلہ کر دیا سوائے حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے کہ ان کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی روزِ قیامت عطا فرمائے گا۔ آقائے نعمت امام الانبیاء حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نیکی کی تین سو ساٹھ خصلتیں ہیں حضرت صدیقِ اکبر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یا حبیب اللہ! ان میں سے مجھ میں بھی کوئی ہے! فرمایا تم میں سب ہیں۔

ایک دفعہ آسمان پر تارے کھلے ہوئے تھے، حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کی کہ یا نبی اللہ! کیا کسی شخص کی اتنی نیکیاں ہیں جتنے آسمان پر ستارے! غیب دان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اتنی نیکیاں ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کیا کہ میرے ابا جان کی! حضورِ اکرم نورِ مجسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) کی تمام نیکیاں حضرت سیدنا صدیقِ اکبر کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ایک دفعہ حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے ایک انگوٹھی کے لئے کہا جس پر لا الٰہ الا اللہ لکھا ہو۔ حضرت سیدنا صدیقِ اکبر نے انگوٹھی بنوائی، اس پر لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی لکھوا دیا اور آقائے نعمت کی بارگاہ میں پیش کی تو اس پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ابوبکر صدیق کا نام بھی کندہ تھا۔ حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے صرف لا الٰہ الا اللہ لکھوانے کو کہا تھا تم محمد رسول اللہ اور اپنا نام بھی لکھوا لائے؟ حضرت سیدنا صدیقِ اکبر نے عرض کیا یا رسول اللہ! یا حبیب اللہ! مجھ کو یہ گوارا نہ ہوا کہ اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ آپ کا نام مبارک نہ ہو، اور میرا نام تو آتے آتے راستہ میں ہی لکھا گیا ہے۔ فوراً جبریلِ امین حاضر ہوئے اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ جس طرح حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو یہ گوارا نہ ہوا کہ اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ آپ کا نام نہ ہو اسی طرح اللہ تبارک و تعالےٰ کو بھی یہ گوارا نہ ہوا کہ آپ کے نام کے ساتھ صدیقِ اکبر کا نام نہ ہو۔

آقائے نعمت امام الانبیاء حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات سے حضرت سیدنا صدیقِ اکبر کا قرب بارگاہِ مصطفےٰ کا پتہ چلتا ہے جامعینِ قرآن میں آپ کا نامِ نامی نورانی حرفوں کے ساتھ چمکتا ہے۔ قرآنِ پاک کے سب سے پہلے جمع کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق ہیں، یہ آپ کے عہدِ مبارک کا زرین کارنامہ ہے۔ آپ نے جب یہ ملاحظہ فرمایا کہ جہادوں میں اکثر حافظِ قرآن شہید ہو جاتے ہیں تو آپ کو اندیشہ ہوا کہ یہ سلسلہ اگر کچھ عرصہ تک اور چلتا رہا تو حفاظ باقی نہیں رہیں گے اور مسلمانوں کو قرآن مجید کہاں سے میسر آئیگا لہٰذا قرآن مجید جمع کرنے کا حکم دیا، چنانچہ آج بھی حفاظ بڑی تعداد میں موجود ہیں۔

آپ ہمیشہ حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ حضورِ اکرم حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی بھی جدا نہ ہوئے سوائے اس حج اور غزوہ کے جس کی آقائے نعمت رحمتِ دو عالم حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت فرمائی تھی۔

روایت ہے کہ حضرت مولائے کائنات شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ سب سے بہتر ابوبکر و عمر ہیں میری محبت اور ابوبکر و عمر کا بغض کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتا۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اگر کوئی شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی محبت کا دعویٰ کرے تو اس کے لئے حضرت سیدنا صدیقِ اکبر اور حضرت سیدنا عمر فاروق کی محبت لازم و ملزوم ہے۔

ایک مرتبہ حضورِ اکرم آقائے نعمت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور جب جانے لگی تو عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ! یا حبیب اللہ! اگر میں پھر آؤں اور آپ موجود نہ ہوں تو کس کی پوشش؟ آقا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت صدیقِ اکبر کی خدمت میں حاضر ہو جانا۔ ایک دفعہ اور حضورِ اکرم نورِ مجسم پر مرض کا غلبہ ہوا تو فرمایا کہ ابوبکر صدیق کو حکم دو کہ وہ نماز پڑھائیں مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کیا کہ: یا نبی اللہ! وہ بہت نرم دل ہیں وہ آپ کی جگہ کھڑے

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ہو کر نماز نہیں پڑھا سکتے۔ سرکارِ دو عالم شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم بہ تاکید فرمایا یہاں تک کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں نماز پڑھائی۔ اس طرح حضور اکرم آقائے نعمت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی اپنا نائب اور خلیفہ مقرر فرمالیا تھا۔ خلیفہ بننے سے پہلے آپ کی مالی حالت بہت اچھی تھی۔ خلیفہ مقرر ہونے کے بعد امورِ خلافت سے اتنی فرصت ہی نہیں ملتی تھی کہ آپ کسی ذریعۂ معاش کو اختیار کرتے چنانچہ آپکا وظیفہ بیت المال سے مقرر کردیا گیا۔ ایک روز بیوی نے کہا کہ کوئی میٹھی چیز کھانے کو جی چاہتا ہے حضرت سیدنا صدیق اکبر نے جواب دیا کہ اتنے پیسے کہاں ہیں۔ بیوی نے اپنے سلیقہ سے روزانہ رقم بچا کر میٹھی چیز پکائی تو حضرت صدیق اکبر کو یہ پتہ چلا تو اتنی رقم بیت المال سے کم کردی کہ ہمارا اتنے میں گذارا ہو جاتا ہے۔ حضرت صدیق اکبر کا اسوہ ان تمام لوگوں کے لئے مشعلِ راہِ ہدایت ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اقتدار دے رکھا ہے۔

حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد سے ہی آپ عشقِ رسول اور فراق میں کمزور اور لاغر ہوتے گئے۔ آقائے نعمت امام الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی پردہ پوشی کے وقت آپ نے فرمایا کہ "اے صدیق! تیرے آقا نے اس دنیا سے پردہ پوشی فرمالی اور تو زندہ ہے۔ ۷ رجمادی الآخر ۱۳ھ کو آپ علیل ہو گئے اور صحابہ کرام آپ کی عیادت کو آنے لگے۔ اسی علالت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دوسرے تمام صحابہ کرام کے مشورہ سے اپنے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ کو خلافت کے لئے نامزد کیا۔ غرض کہ ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ھ ہجری کو ۶۳ سال کی عمر میں اس دنیا سے کوچ فرمائی۔ دمِ اخیر تک نقشِ پا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلے اور اس دنیا سے کوچ فرمانے کے بعد بھی ظاہری حیات کی طرح پہلوئے مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم میں رکھے گئے ؎

صدیق کے لئے خدا کا رسول بس

بقیہ اسلامی قوانین ۔۔۔ کو تسلیم کر لے تو اسے بالائی عدالت میں پیش کیا جا سکتا ہے اور بالائی عدالت کو ماتحت عدالت کے گواہ کو تسلیم کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اس کو "حد" کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسلامی عدالت میں غلط گواہی دینے والے افراد کے لئے سزا کی بھی گنجائش ہوتی ہے اور حاکم یا منصف ایسے افراد کو اپنی صوابدید پر بھی سزا دے سکتا ہے جسے "تعزیر" کہتے ہیں۔

شرعی حدود کے لئے شرعی طریق کار کا استعمال بھی لازمی ہوتا ہے جس کی ایک اہم شرط یہ ہے کہ ملزم کو سزا بر سرِ عام دی جائے تاکہ دوسرے لوگ بھی عبرت حاصل کریں۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

شکریہ

جن کرم فرما دوستوں نے رسالہ کی توسیع اشاعت کیلئے زکوٰۃ سے رقوم ارسال فرمائیں یا جنھوں نے نئے خریدار بنائے اُن کے نام بصد شکریہ درج ذیل ہیں:-

۱- جناب اصغر علی صاحب اقبال میڈیکل ہال بستی اسلام پور ضلع ملتان۔	-/۲۵ روپے
۲- جناب عطا محمد صاحب خزانچی چک ۱۱/ایم ایل ضلع میانوالی۔	-/۲۵ "
۳- جناب حاجی فیروز دین صاحب تیلی گھر تیلی محلہ راولپنڈی۔	-/۱۰ "
۴- جناب مستری نور محمد صاحب کوٹ عثمان خان قصور۔	۴ خریدار
۵- جناب سید یوسف علی صاحب واہ کینٹ۔	۶ "
۶- مشعلِ طریق ہدایت جناب مولانا الحاج اللہ ودھایا صاحب۔	۲ "
۷- حضرت مولانا نور احمد صاحب جان ڈرائینگ ماسٹر لاہور۔	۴ "
۸- جناب شیخ غلام جیلانی صاحب۔	۱۱ "
۹- جناب حاجی پیر محمد طاہر صاحب جماعتی مراد آباد۔	۱ "
۱۰- جناب عطاء اللہ صاحب خزانچی ضلع میانوالی۔	-/۲۰ روپے نقد
۱۱- جناب سلطان محمود صاحب قادری حسن ابدال۔	۱ "
۱۲- جناب کیپٹن فیروز الدین صاحب لاہور۔	-/۲۰ روپے
۱۳- حضرت صاحبزادہ پیر سید نذر حسین شاہ صاحب علی پور شریف۔	۱ "

اگر آپ کے رسالہ پر اس دائرہ میں سرخ نشان ہے تو یہ اس بات کی نشانی ہے کہ آپ کا چندہ اس ماہ سے ختم ہو گیا ہے۔ آئندہ کیلئے آپ فوراً مبلغ ۵ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں۔ اگر خریداری مطلوب نہ ہو تو پوسٹ لکھکر مطلع کریں ورنہ مئی کا رسالہ بصورت وی۔ پی ارسالِ خدمت ہوگا جس کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا۔ (نگوھی)۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

خاکِ علی پور اپنا وطن

قبلۂ عالم کا مسکن!
چھاؤں وہاں کی سایۂ طوبیٰ
جا کے وہاں آرام ملے
واں کی فضائیں کیف آور
پاکیزہ، پاکیزہ، فضا
وہ گلیاں وہ کھیت حسین
قبلۂ عالم، رحمتِ عالم
ان کا گھرانا نور ہی نور،
نور کے صدقے سراپا نور
ان کا تصور ان کا خیال
راہ میں ان کی کر دے نثار
اس کو کیا غم ہے جو پائے
ان کی محبت وجہِ نجات
قدموں میں ان کے سکوں حاصل
دن میں ان کی یاد حسین!
قبلۂ عالم کیجے مدد
پشتارہ ہے گناہوں کا
آپ کا وہ کہلاتا ہے
آپ کے جو کہلاتے ہیں!
قبلۂ عالم ایک نظر
چشمِ کرم گر ہو جائے
حسرت ہے ان قدموں میں

اپنا ملجا و ماویٰ
"خاکِ علی پور اپنا وطن
روح کا جیسے پاک وطن!
قلب و جاں ہو جائیں مگن
رحمتِ باری جلوہ فگن
چپہ چپہ رشکِ چمن
نور کے دریا و مخزن
دن سے بڑھ کے شب روشن
جان و قلب و نظر روشن
اپنی کمائی اپنا دھن
اپنا سب کچھ تن من دھن
قبلۂ عالم کا دامن!
کام نہ آئیں گے علم و فن
باقی ہے دنیا دارِ محن!
تاریکی میں جیسے کرن،
نفس و شیطاں ہیں دشمن
تر ہے راشد کا دامن
اس کو ہے یہ حسنِ ظن!
ان کے قلب و نظر روشن!
ایک نظر سلطانِ زمن
دل جانے گا اس کا من
کاش بنے راشد مدفن

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

کرنال شریف کا

سالانہ عرس شریف

حضرت مولانا مولوی محمد حسین صاحب بی اے قصوری رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ اعظم حضرت سرکار علی پوری قدس سرہٗ العزیز کا وصال مبارک ۴ شوال المکرم ۱۳۴۵ھ مطابق ۷ اپریل ۱۹۲۷ء کو کرنال شریف میں ہوا وہیں آرام گاہ بنی۔ یہاں ۱۹۲۸ء سے ۱۹۴۷ء تک ۴ شوال المکرم کو باقاعدہ ہر سال سالانہ عرس شریف ہوتا رہا۔ بوجہ تقسیم ملک ۱۹۴۸ء سے حضرت کا سالانہ عرس شریف ۴ شوال المکرم کو حضرت کی جائے ولادت قصور ضلع لاہور میں ہوتا ہے اور ان شاء اللہ ہوتا رہے گا۔ اگست دسمبر ۱۹۶۴ء میں حضرت موصوف کے صاحبزادہ جناب الحاج حافظ نور احمد صاحب قصوری جب تقسیم ملک کے بعد انڈیا (بھارت) تشریف لائے تو اس طرف کے عقیدت مندان خصوصاً حاجی امام الدین صاحب دہلوی مالک پائلٹ پریس چوڑی والان نے خواہش ظاہر کی کہ کرنال شریف (جہاں حضرت کی آخری آرام گاہ ہے) میں سالانہ عرس شریف شروع کیا جائے چنانچہ اس فیصلہ شدہ امر کی تکمیل کے لئے جناب صاحبزادہ حافظ نور احمد صاحب مع اہل و عیال قصور سے یکم اپریل ۱۹۶۵ء دہلی تشریف لائے اور پھر دہلی سے ۶/اپریل ۱۹۶۵ء کو بمعیت حاجی صاحب موصوف اور راقم الحروف محمد طاہر مراد آبادی و دیگر ہمراہیان کرنال شریف حاضر ہوئے۔

۶/اپریل کو حاجی صاحب نے حکام بالا سے تعلق پیدا کیا اور عرس شریف کے انعقاد و غلاف مبارک کو جامع مسجد سے درگاہ شریف تک بشکل جلوس لیجانے اور لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی منظوری حاصل کی چنانچہ ۷/اپریل ۱۹۶۵ء بروز بدھ بعد نماز فجر قرآن خوانی ہوتی رہی۔ درگاہ شریف کو شامیانوں اور بجلی کے قمقموں سے مزین کیا گیا۔ حسب پروگرام بعد نماز عصر جامع مسجد سے درگاہ شریف تک غلاف مبارک بشکل جلوس میں لایا گیا جس میں سارے راستے حمد و ثنا، نعت خوانی، منقبت، نعرہ تکبیر دہلی کے آمدہ نعت خوانان کرتے رہے۔ قریب مغرب جب مزار مبارک پر پہنچے سبز رنگ غلاف مبارک کی چادر پہنائی گئی۔ درگاہ شریف بقعۂ نور بنی ہوئی تھی اور آسمان سے نور برستا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔ تمام حاضرین پر وجدانی کیفیت تھی اور بعض تو بلند آواز سے ذکر کرنے پر مجبور ہو گئے۔ بعد نماز مغرب لنگر طعام کھلایا گیا پھر نماز عشاء باجماعت و اذان درگاہ شریف پر پڑھی

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ولادت

حاجی شیخ محمد شریف صاحب مالک فرم میسرز اقبال کیلیکو کے گھر اللہ تعالٰی نے چار بیٹوں کے بعد بڑی تمناؤں اور دعاؤں کے بعد فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔ اس سے یارانِ طریقت لائل پور کو بہت خوشی ہوئی ہے۔ جملہ یارانِ طریقت کی خدمت میں استدعا ہے کہ نومولود کی درازیٔ عمر کے لیے خلوص قلب سے دعا کریں۔ ادارہ انوار الصوفیہ جناب حاجی صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ رب تعالٰی نومولود کو صحت و عافیت اور عمرِ طویل عطا فرمائے۔ آمین۔

عرس شریف کے موقع پر چندہ ادا کیجیے

جو احباب ہمیشہ علی پور شریف کے سالانہ عرس شریف ماہنامہ انوار الصوفیہ کا چندہ ادا کرتے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ علامۂ زماں جوہر الملّت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی کے کمرہ میں تشریف لا کر سالانہ چندہ ادا کریں اور چندہ ادا کرتے وقت اپنا خریداری نمبر بھی نوٹ کرائیں۔ رسالہ ہذا کے پہنچنے کے ساتھ پتہ والی چٹ پر اپنا نمبر دیکھ کر ابھی نوٹ کر لیں

ملفوظاتِ امیرِ ملّت

کوشش تو ہم نے بہت کی تھی کہ عرس شریف تک یہ نورانی اور متبرک صحیفہ چھپ جائے اور اس کے کچھ نسخے علی پور شریف سالانہ عرس مبارک پر لے جاؤں مگر افسوس بعض وجوہات سے ہم اس ارادے اور کوشش میں کامیاب نہیں ہوا۔ کتابت ہو چکی ہے۔ انشاءاللہ العزیز عرس شریف کے فوراً بعد زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر ہدیۂ ناظرین ہو گی۔ اس دفعہ سفید کاغذ پر عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ چھپ رہی ہے۔ بعض مقامات پر جدید حواشی کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ باہر کا صفحہ دو رنگ کے خوبصورت ٹائٹل پر چھپوانے کا اہتمام کیا گیا ہے اس لیے اس کی قیمت سابقہ قیمتوں سے زائد ہو گی۔ خواہشمند حضرات عرس شریف کے موقع پر مبلغ دو روپے پیشگی جمع کرا دیں۔ چھپ جانے کے بعد بقیہ قیمت کے ساتھ ان کے نام یہ کتاب وی۔ پی کر کے بھیج دی جائے گی۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

افضل الرسل

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل اور سیرت طیبہ میں تمام سیرت کی کتابوں کا خلاصہ اور نچوڑ رئیس العلماء والعارفین سراج الملت مولانا الحاج پیر سید محمد حسین شاہ صاحب قدس سرہٗ کی مبارک تصنیف ہے۔ پہلے اس کی قیمت تین روپیہ تھی اب اس کی قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے کر دی گئی ہے تاکہ ہر شخص بآسانی خرید کر اس سے فیضیاب ہو۔ سالانہ عرس شریف کے موقعہ پر دفتر انوار الصوفیہ سے خریدیں۔

یاران طریقت لائلپور کیلئے

ضروری اطلاع

اس دفعہ عرس مبارک سالانہ علی پور شریف پر تمام یاران طریقت ضلع لائلپور کے لئے سیکریٹری انجمن نے دو لبسوں کا انتظام کر لیا ہے اور کرایہ یکطرفہ وصول کر کے سیٹیں بک کرنی شروع کر دی ہیں۔ بسیں مورخہ ۹/۵/۶۵ بروز اتوار بوقت ۱۱ بجے قبل دوپہر لائل پور سے تمام پیر بھائیوں کو لے کر علی پور شریف کے لئے روانہ ہو جائیں گی۔ جن دوستوں نے بسوں پر جانا ہو وہ فوراً سیکریٹری انجمن کیطرف رجوع کر کے اپنی سیٹیں بک کرالیں اور پروگرام کی تفصیل پوچھ لیں۔ پتہ یہ ہے:

غلام جیلانی پراچہ سیکریٹری انجمن خدام الصوفیہ ۵۸۶ صداقت ہومیو جناح کالونی لائلپور

اطلاع:

حضرت مولانا الحاج پروفیسر حامد حسن صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی برسی چھ جون ۱۹۶۵ء کو کراچی میں ہو گی اس موقع پر قرآن خوانی اور فاتحہ کے علاوہ اس روز ایک جلسہ بھی ہو گا جس میں ملک کے ادیب مولانا قادری کی اردو ادب کی خدمات پر تقریر کریں گے۔ یاران طریقت سے التماس ہے کہ اس روز مولانا قادری رحمۃ اللہ علیہ کی روح پاک کو ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی کا انتظام فرمائیں۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

روئدادِ عرس مبارک کنجاہ شریف

کنجاہ شریف میں حسبِ پروگرام بروز ہفتہ اتوار ۹،۱۰ اپریل ۱۹۷۵ء کو اعلیٰحضرت امیرِ ملت عظیم البرکت سرتاج اولیاء الحاج الحافظ السید پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث نقشبندی مجددی علی پوری علیہ الرحمۃ کے محبوب و مقبول خلیفہ مجاز حضرت الحاج شیخ ڈاکٹر محمد اللہ دتہ صاحب طالب کنجاہی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک شایانِ شان طریقہ سے منایا گیا۔ ہفتہ کو صبح کی نماز کے بعد حسب الارشاد حضرت کیپٹن شیخ محمد امین صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ جناب الحاج خوشی محمد صاحب فیروزآبادی ملتانی خلیفہ مجاز حضرت امیر الملت روضہ مبارک پر تلاوت قرآن پاک ایک بجے تک جاری رہی، اس کے بعد مہمانوں کو دوپہر کا کھانا، پلاؤ، احاطۂ روضہ مبارک میں کھلایا گیا۔ ظہر کی نماز دو بجے ادا کرنے کے بعد جلسہ کی کاروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی، میاں محمد انور صاحب حاصلانوالوی نے نعت خوانی کی۔ جناب حضرت سجادہ نشین مدظلہ العالی کے ارشاد پر محمد یوسف لاہوری نے اپنی معروضات "مواقع النجوم" کے عنوان کے تحت پیش کیں۔ جن میں حاملین قرآن و سنت حضرات کی شان پیش کر کے ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے کے لئے عرض کیا گیا۔ بعدازاں جناب مولانا مولوی عطاء اللہ صاحب نے اولیاء اللہ کی شان اور خصوصی صفات کا ذکر دلچسپ اور مدلل طریق پر بیان فرمایا جس سے حاضرین نہایت محظوظ ہوئے بعدازاں نعت شریف پڑھ کر عصر کی اذان ہوئی۔ اسی دوران صدارت کے لئے اعلیٰحضرت شمس الملت پیر الحاج السید نور حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین دربارِ عالیہ پور شریف سیداں تشریف لا کر اپنی نورانیت سے زینت بخشِ تقریب ہوئے۔ جس سے حاضرین متوسلین اور شوقِ دید کے متوالوں کے دلوں اور چہروں پر مسرت و خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد حلقۂ ذکر ہوا۔ نماز مغرب کے بعد کھانا کھلایا گیا۔ ۸½ بجے عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد پھر جلسہ شروع ہوا۔ تلاوتِ کلام پاک کے بعد نعت خواں حضرات نے بارگاہِ رسالت میں ہدیہ نعت خوانی پیش کیا۔

۱۔ مولانا الحاج الحافظ محمد زکریا صاحب بی۔ اے لاہوری خلیفہ مجاز حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب نے اولیائے کرام کی شان بیان کرتے ہوئے اپنے پیر و مرشد کی قصیدہ خوانی کر کے شکریہ کا اظہار کیا۔

۲۔ جناب مولانا الحاج محمد ضیاء اللہ صاحب نعمانی فیروزآبادی خلیفہ مجاز حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب نے آیتِ پاک "اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم" (پ ۱ ع ۴) تلاوت کرنے

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

کے بعد مؤثر و مدلل وعظ کیا۔

۳۔ حضرت سجادہ نشین کی اجازت سے سید عنایت شاہ صاحب خطیب ڈنگہ نے حضور سرورِ کائنات کی تعریف میں نظم و نثر میں قصیدہ خوانی کی۔

۴۔ میاں گلفروشی صاحب راہی وزیرآبادی نے اپنی خاص کیف و وجد آفریں نعت خوانی کی۔

۵۔ ازاں بعد حضرت قبلہ الحاج خوشی محمد صاحب ملتانی خلیفۂ مجاز اعلیٰحضرت امیرِ ملت نے اپنے مخصوص انداز میں رباعیاتِ راقب مرحوم پڑھیں اور حاضرین کو محظوظ کیا۔

آخر میں جناب مولانا شیخ محمد افضل صاحب نوری گوجرانوالہ نے تقریر فرمائی۔ تقریباً ایک بجے شب کارروائی جلسہ مکمل ہوئی۔ آخر پر سلام پڑھا گیا اور مقبول و منظور دعا حضرت قبلہ صدرِ گرامی مدظلہ نے فرمائی۔

اتوار کو صبح کی نماز کے بعد طلوعِ آفتاب تک مراقبہ کیا گیا، ازاں بعد نعت خوانی کی گئی جس میں شیخ معزالدین صاحب لاہوری نے پرسوز و پراز محبت کا اظہار کیا۔ بعد ازاں قرآن پاک کے ختم اکٹھے کئے گئے۔ ۲۷ قرآنِ پاک ۱۶۵ سیپارے اور دیگر کلماتِ طیبات روحِ پاک جناب حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب کے کئے گئے ــــــ بعد ازاں پلاؤ اور چائے سے تواضع کی گئی، تبرک تقسیم کیا گیا اور حاضرین جو مغربی پاکستان کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے تھے، کو اجازتِ رخصتی عطا کی گئی۔

ناگزیر وجوہات کی بنا پر اعلیٰحضرت جوہرالملت الحاج الحافظ پیر سید اختر حسین شاہ صاحب علی پوری تشریف نہ لا سکے اس زیارت کی حسرت پوری نہ ہو سکی۔ اسی طرح جناب مولانا مولوی الحاج الحافظ غلام رسول صاحب خلیفۂ مجاز اعلیٰحضرت ایڈیٹر انوار الصوفیہ لاہور سے عید کی بھیڑ کی وجہ سے گجرات کی بس کا ٹکٹ حاصل کرنے میں ناکام رہنے کی وجہ سے شریکِ جلسہ نہ ہو سکے، آپ کی کمی محسوس کی گئی مگر یہ اتفاقی امر تھا۔ ہم ان کی اس سعی کے لئے شکر گزار ہیں۔ جلسہ سے قبل حضرت سجادہ نشین مدظلہٗ کی بیحد کوشش سے بجلی کی مکمل وائرنگ روضہ پاک میں کرائی گئی اور حضرت نے بہ نفسِ نفیس سارا انتظام جلسہ خود کر کے حاضرین کی خوب روحانی و جسمانی خاطر تواضع کی۔ مسجد کی تعمیر کی تحریک شروع کی گئی، ساڑھے چھ صد روپیہ اس سلسلہ میں ہدیہ پیش کیا گیا۔

معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب: اعلیٰحضرت امیرِ ملت شہنشاہِ ولایت قدس سرہٗ کے نواسے معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب زیارتِ حرمین شریفین کے لئے ماہِ مارچ میں تشریف لے گئے تھے۔ اب آپ حجِ بیت اللہ شریف سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ میں مقیم ہیں۔ واپسی کی تا دمِ تحریر کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ جو حضرات آپ سے خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ کو یاد رکھیں:

ص ب ۹۲ مدینہ منورہ معرفت حضرت مولانا ضیاءالدین احمد قادری (مملکت سعودی عرب)

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

سالانہ

عرس شریف

بقعۂ نور علی پور شریف میں حسبِ سابق شہنشاہِ ولایت حضرت امیرِ ملت محدث علی پوری قدس سرہٗ کا چودھواں سالانہ عرس شریف اور انجمن خدام الصوفیہ کا ۶۲ واں سالانہ قدیمی عرس و جلسہ ۱۰، ۱۱ مئی ۱۹۶۵ء مطابق ۸، ۹ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ ۲۸، ۲۹ بیساکھ سمت ۲۰۲۲ بکرمی بروز پیر و منگل زیر صدارت اعلیٰحضرت عظیم البرکت زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین شمس الملت مولانا الحاج الحافظ پیر سید نور حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین، و پیران آستانہ عالیہ چورہ شریف، منعقد ہو رہا ہے۔ ہر روز صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک اور رات کو ۹ بجے سے ایک بجے تک علماء کرام شریعت و طریقت کے مختلف اور اہم موضوعات پر بصیرت افروز و سبق آموز وعظ فرمائیں گے۔ مداحانِ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم علماء کرام کے ساتھ ساتھ مناسب وقفوں کے بعد نعت خوانی کریں گے۔ زائرین و حاضرینِ عرس شریف کے لئے لازم ہے کہ جلسہ کے اوقات میں نیند و راحت کو خیرباد کہکر جلسہ میں تشریف لا کر کلماتِ طیباتِ علماءِ کرام سے دلوں کو مستنیر کریں۔

یہ بات اس لئے لکھی گئی ہے کہ اکثر حضرات اپنے ڈیروں میں پڑے رہتے ہیں اور جلسہ گاہ میں تشریف نہیں لاتے حالانکہ حضرت قبلۂ عالم نے جلسہ کی بنیاد اس لئے قائم کی تھی کہ ہم اللہ اور رسول کے فرمودات سے اپنے ذہنوں کو جلا بخشیں۔

ع بر رسولاں بلاغ باشد و بس!

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

Regd. No. L. 7478 MAY 1965

The Monthly

ANWAR-UL-SOOFIA

مکتبہ انوار الصوفیہ

کی شریعت و طریقت کے انوار سے دلوں کو جگمگانے والی کتابیں

ملفوظات امیر ملت رح یہ مبارک مجموعہ حضرت امیر ملت رحمتہ اللہ علیہ کے مواعظ اور پند و نصائح کا مرقع اور اہل سنت و جماعت کے مسلک کا مصدق و مؤید ہے۔ جملہ اہل اسلام اور خصوصاً یاران طریقت کے پاس یہ مبارک کتاب ضرور ہونی چاہیئے۔ قیمت -/۲ روپے

یاران طریقت یا پیر بھائی یہ نورانی کتاب بھی اعلیٰ حضرت امیر ملت علی پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان تعلیمات کا دل نشین مرقع ہے جو آپنے الحب فی اللہ کی تفسیر میں فرمائیں۔ اس میں یاران طریقت اور پیر بھائیوں کو جس طرح آپس میں رہنا چاہیئے وہ سبق اسی کتاب سے پڑھیئے۔ قیمت ایک روپیہ

مجموعہ نعتیات راقب جناب راقب صاحب کی تمام پنجابی نعتیں جو بڑی مقبول اور ہر محفل میلاد میں پڑھی جاتی ہیں آجکل نایاب تھیں، ادارہ انوار الصوفیہ نے بڑی محنت سے ان کو تلاش کر کے ایک ہی جگہ جمع کر کے چھپوا دیا ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ اور دیدہ زیب ہے۔ قیمت ۱۲ر

اربعین ضیائیہ اس میں حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف چالیس حدیثوں کا ترجمہ اور اس کی شرح ہے۔ شرح کے ضمن میں بھی کئی حدیثیں آگئی ہیں۔ یہ نورانی کتابچہ حقوق والدین اور حقوق زوجین پر خصوصیت سے بڑی تفصیل سے تبصرہ کرتا ہے۔ قیمت ۶ر

آئینہ طہارت یہ کتابچہ بچوں کے پڑھنے کے واسطے فقہ کی کتاب ہے جس میں طہارت سے متعلقہ جملہ مسائل بڑی تفصیل اور وضاحت سے بیان کر دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۴ر یا ۲۵ نئے پیسے

البرہان الجلی علی نفی ظل النبی اس کتابچہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عین نور ہونے اور آپ کے سایہ نہ ہونے پر مولانا مولوی غلام رسول صاحب گوہر اور مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب خطیب جامع مسجد مزنگ لاہور نے بڑی تفصیل سے بحث کی ہے اور منکرین کے تمام شکوک و شبہات کا مدلل جواب ہے۔ قیمت ۴ر

کتب کے متعلق جملہ مراسلات مندرجہ ذیل پتہ پر ہونی چاہیئے

مولوی ضیاء احمد منیجر مکتبہ انوار الصوفیہ کوٹ عثمان خاں قصور

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k